

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, September 19, 2005

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty one minutes past six in the evening with Mr. Presiding Officer (Dr. Khalid Ranjha) in the Chair:

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

و اذکروا نعمۃ اللہ علیکم و میثقہ الذی واثقکم بہ اذ قلتم سمعنا و اطعنا و اتقوا اللہ ان اللہ علیم بذات الصدور ۝ یا ایہا الذین امنوا کونوا قوامین للہ شہداء بالقسط و لا یجرمنکم شنن ان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوی و اتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون ۝ وعد اللہ الذین امنوا و عملوا الصلحت لہم مغفرۃ و اجر عظیم ۝

(ترجمہ) اور اللہ نے جو تم پر احسان کیے ہیں ان کو یاد کرو اور اس عہد کو بھی جس کا تم سے قول لیا تھا یعنی جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے اللہ کا حکم سن لیا اور قبول کیا اور اللہ سے ڈرو کچھ شک نہیں کہ اللہ دلوں کی باتوں

سے واقف ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے اور جو لوگ ایمان لانے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ (مائدہ ۷ تا ۹)

POINT OF ORDER

RE: LEGAL VALIDITY OF HOUSE PROCEEDINGS

سینیئر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، جناب سیکرٹری صاحب! یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ متحدہ اپوزیشن یہ بات باور کرواتی رہی ہے کہ سینیٹ کی کرسی صدارت پر ایک اجنبی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور پتھلی sitting میں، میں تے یہ بھی request کی تھی کہ آپ Sergeant-at-Arms کو بلا کر کرسی کو vacate کروائیں لیکن اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ بھی اس illegal کام کا حصہ بن رہے ہیں۔ آج گو کہ Private Members Day ہے اور آپ دیکھ لیں کہ یہ ایجنڈا بھرا ہوا ہے Private Members Day کے business سے، motions سے، Bills سے اور اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ Private Members چاہے وہ Opposition کی benches پر ہوں یا Treasury benches پر ہوں، وہ کتنا کام اس ہاؤس میں کرنا چاہتے ہیں لیکن اس ہاؤس کی عزت کے لیے، اس ہاؤس کے وقار کے لیے، متحدہ Opposition Private Members Day کی بھی قربانی دے گی اور آج کی sitting میں ہم ایک illegal sitting کا حصہ بن کر اس کو legality بخشنا نہیں چاہتے۔ لہذا متحدہ اپوزیشن walk out کر رہی ہے۔

(اس موقع پر متحدہ اپوزیشن نے ہاؤس سے واک آؤٹ کیا)

سینیئر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! گزارش یہ ہے کہ جہاں تک address کیا گیا ہے اس ہاؤس میں سیکرٹری صاحب کو، Rules of Procedure میں کوئی ایسی

provision نہیں ہے کہ سیکرٹری صاحب کو address کیا جائے۔ ہاؤس کے لیے Rules of Procedure ہیں، ان Rules of Procedure کے مطابق اگر چیئرمین صاحب preside کر رہے ہوں تو ان کو address کرنا ہوتا ہے، اگر ڈپٹی چیئرمین preside کر رہے ہوں تو ان کو address کرنا ہوتا ہے اور اگر دونوں absent ہوں تو جو presiding officer مقرر کیے جائیں گے ان کو address کرنا ہوتا ہے۔ جہاں تک آپ کی ذات کا تعلق ہے، آپ اس وقت ہاؤس میں موجود ہیں، آپ Presiding Officer کے طور پر فرائض سرانجام دے رہے ہیں، اس ہاؤس کی کوئی provision نہیں اور Opposition کا اس طرح سیکرٹری صاحب کو address کرنا خلاف قانون ہے۔-----

Senator Asfandiyar Wali: I have a point, take into account that the quorum is not there.

Mr. Presiding Officer: I think unless you address the Chair, you cannot point out quorum.

Senator Asfandiyar Wali: All illegalities are taking place.

بغیر کورم کے اگر آپ نے چلانا ہے تو آپ کی مرضی ہے، میں نے point out کر دیا ہے۔
جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نشاندہی کرنی ہے تو procedure کے مطابق کریں۔
سینیئر کامل علی آغا، یہ نشاندہی پریذائیڈنگ آفیسر کو کر سکتے ہیں، جس کو یہ مان ہی نہیں رہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس اجلاس کی کارروائی کو جاری رکھیں۔

Mr. Presiding Officer: I don't take it as pointing out the quorum.

سینیئر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین صاحبان کی عدم موجودگی میں آپ کو مقرر کیا گیا تھا بطور Presiding Officer اس لیے آپ بجا طور پر rules، قاعدہ اور قانون کے مطابق اس اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔
ویسے جناب والا! میں دو چیزیں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں ڈپٹی چیئرمین ہوں یا

نیشنل اسمبلی میں سپیکر صاحب ہوں، ان کی ruling فائق ہے، ان کی ruling حتمی ہے، ان کی ruling آخری ہے اور جہاں تک proceedings of the House کا تعلق ہے، اس میں ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ بھی مداخلت نہیں کر سکتی۔ یہ proceedings of the House ہیں، ان proceedings of the House کو نہ تو عدالتوں میں challenge کیا جاسکتا ہے اور جناب! اگر آپ یہ اجازت دے دیں گے کہ کوئی آدمی اٹھ کر یہ کہہ دے کہ جی۔ آپ نہیں ہیں یا چیئرمین صاحب کو کہہ دیں کہ آپ کی ruling غلط ہے۔ جناب! یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کوئی آدمی یہاں بیٹھ کر آپ کی ruling کو غلط نہیں کر سکتا۔ کوئی آدمی بیشک باہر کھے، کورٹ میں جاتا ہے، جانے، لیکن اس ہاؤس میں بیٹھ کر کوئی آدمی سپیکر کی ruling کو challenge نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ جناب والا! چیئرمین کی ruling کو ہاؤس بھی challenge نہیں کر سکتا وہ binding ہے۔ اگر جناب والا! یہ روایات ہم قائم کریں گے، اگر یہ کہہ دیں کہ مجھے اختیار دے دیا جانے کہ میں کہوں کہ جی میں نے Bill پیش کیا ہے، میرا Bill انہوں نے رد کر دیا، میرا point of order رد کر دیا۔ میرا resolution انہوں نے inadmissible قرار دے دیا۔ میری تحریک کو انہوں نے out of order قرار دے دیا اور اس کا final فیصلہ کرنے والا میں بن جاؤں اور میں یہ کہوں کہ جناب والا! آپ کا یہ فیصلہ غلط ہے تو پھر جناب! ہاؤس نہیں چل سکتے۔ ان Houses میں، یعنی Parliamentary Houses میں کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ Speakers نے یا Chairmen جو rulings دیں، وہ criticise ہوں، اخباروں میں آیا، تنقید ہوئی کہ یہ ruling خلاف ضابطہ ہے لیکن یہاں بیٹھے ہوئے کوئی آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ order غلط ہے۔ میں اس حد تک جاؤں گا کہ Sergeant-at-Arms کو کئی Parliaments میں Speakers اور Chairmen نے حکم دیا کہ فلاں آدمی کو ہاؤس سے نکال دو، کسی نے نہیں کہا کہ یہ order غلط ہے۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ آپ کو اختیار نہیں ہے، کسی نے اس کو challenge نہیں کیا اور نہ challenge ہو سکتا ہے۔ ہمارے rules کے مطابق سپیکر کا یا presiding officer کا order final ہے۔ اس لیے میں یہ مودبانہ عرض کرنا چاہتا ہوں اپوزیشن سے کہ خدا کے لیے کوئی تھس ہمارے ہاؤس کا رستے دیجیے اور کوئی final arbiter رستے دیجیے، اس لیے کہ پھر تو ہم بھی کہیں گے، اگر ان کی کوئی motion ہے، نہیں مانتے ہم، نہیں سنتے یہ غلط ہے، یہ خلاف قانون ہے، یہ بات

ہرگز نہیں ہونی چاہیے۔

ہمیں قانون و ضابطے کے مطابق چلنا چاہیے اور وہ ضابطے اور روایات اور precedences ہیں۔ House of Commons کو جناب دیکھ لیں، کینیڈا کے ہاؤس کو دیکھ لیں، آسٹریلیا کے ہاؤس کو دیکھ لیں، کہیں کسی کو یہ اجازت نہیں ہے۔ ہاں ان کا حق ہے کہ اگر انہیں اختلاف ہے آپ کی ruling سے، باہر agitate کر سکتے ہیں، walk out کر سکتے ہیں، اجلاس کا boycott کر سکتے ہیں، یہ ان کا حق ہے۔ ہمارے کسی action کے خلاف اگر ان کو کوئی اعتراض ہے تو وہ باہر جاسکتے ہیں، ہم پر تنقید کر سکتے ہیں، walk out کر سکتے ہیں، boycott کر سکتے ہیں لیکن جناب! ہاؤس کے اندر رہ کر یہ بات کہنی کہ ہم آپ کی ruling کو نہیں مانتے یا ہم آپ کی authority کو نہیں مانتے۔ جناب! کون سی بات ہے، آپ کو جو انہوں نے مقرر کیا ہے بطور Presiding Officer ہر order یہاں پر sign ہو کر آتا ہے۔ میں خود جناب والا! Speaker رہا ہوں، اپنے Chamber میں ہی ہم panel of Chairmen کو nominate کرتے رہے ہیں، sign کرتا رہا ہوں، یہ صرف یہاں پر آکر پڑھا جاتا ہے۔ سوال اس بات کا ہے کہ جی یہ order Chairman کے نہیں ہیں تو جناب! انہیں کے Chairman کے order ہیں۔ چیئرمین کے order کے مطابق آپ کو تجویز کیا گیا ہے۔ آپ panel میں number one پر ہیں۔ آپ کا right ہے کہ preside کریں۔ Inside تو order ہے، outside order نہیں۔ Order تو ہر حالت میں جناب والا! چیئرمین کا ہے اور چیئرمین کو اختیار ہے۔ اس لیے میں یہ مودبانہ اتناں کرنا چاہتا ہوں اور اپوزیشن سے اپیل کرتا ہوں کہ اس چیز کو چھوڑیے۔ آئیے ہم مل کر جو آج کا کام ہے اس کو نمٹائیں۔ اس کے بعد Government Bills ہیں، Private Members' Bills ہیں آپ کے پاس، ان کو دیکھیے۔ اتنا لمبا چوڑا کام ہے۔ Opposition کے ممبران نے محنت کی ہوئی ہے۔ ادھر کے benches کے لوگوں نے resolutions دی ہوئی ہیں، ان پر بحث کیجیے۔ عوام کے لیے کچھ کیجیے۔ میں سمجھتا ہوں یہ کوئی سیاست نہیں ہے۔ میں آخر میں ان سے پھر ایک مرتبہ اپیل کروں گا کہ وہ تشریف لائیں، کارروائی میں حصہ لیں اور ہمیں اپنی رائے سے مستفید فرمائیں۔ شکریہ۔

سینیئر ڈاکٹر محمد علی بروہی، شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں پھر آئین کے آرٹیکل 49 کی طرف آپ کی اور اس ہاؤس کی توجہ دلا رہا ہوں کہ وسیم سجاد صاحب نے بھی اس دن بالکل واضح کر دیا تھا کہ (2) & (1) 49 میں بالکل واضح طور پر یہ چیز بیان کی ہے کہ صدر کی کیا ہے، وزیر اعظم کی کیا ہے، ان کی کیا ہے، اپوزیشن کی کیا ہے، حکومتی benches کی کیا ہے، وہ کام صدر کا نہیں کر رہے ہیں، وہ acting بھی نہیں ہیں، وہ still Chairman ہیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں، پھر وہی بات آتی ہے کہ ایک سینیئر اگر وزیر بنتا ہے تو وہ سینیئر cease نہیں ہوتا، وہ سینیئر بھی رہتا ہے لیکن وہ وزیر کی ڈیوٹی بھی کر رہا ہے تو بار بار اس چیز کو اٹھانا، روزانہ وہی کرنا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب جاگ رہے ہیں مگر pretend کر رہے ہیں کہ سو رہے ہیں شاید ان کو جگانا بہت مشکل ہے۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہاؤس میں آئیں۔ بہت بڑا ایجنڈا ہے۔ اس پر بحث کرنی ہے۔ یہ قوم کے مفاد میں ہے۔ اس کو اس طرح نظر انداز کرنے سے بات نہیں چلے گی۔ میں ان سے پھر request کرتا ہوں کہ وہ House میں آئیں اور participate کریں تاکہ ہم اس کو discuss کریں اور dispose of کریں۔ شکریہ۔

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Presiding Officer: Now we will proceed with leave applications.

سب سے پہلے درخواست ہے جناب فرحت اللہ بابر صاحب کی، ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 16 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب ایس ایم ظفر صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 16 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناسازی طبع کی بناء پر مورخہ 14 تا 26 ستمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ میاں شمیم حیدر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر اسلام آباد سے باہر ہیں اس لئے آج مورخہ 19 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

سینیٹر کامل علی آغا، ان کو کیسے پتا چل جاتا ہے کہ میں اس تاریخ سے اس تاریخ تک بیمار رہوں گا۔ مجھے تو آج تک یہ بات سمجھ نہیں آئی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جب آپ کو خیال آگیا کہ آپ نے ان کی تیار داری کرنی ہے۔ اسی آپ میں یہ احساس پیدا نہیں ہوا۔ میرا خیال ہے کہ ان کی اسنجو پلا سنی ہوئی ہے۔ یہ میری اطلاع کے مطابق ہے۔ ایک تو آپ ہر بات کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

Now we will go on to the next item of the agenda that is discussion on this motion. We now start discussion on the motion moved by Senator Gulshan Saeed on 7th February 2005 on the health policy of the Government with particular reference to the facility of free medical treatment for the needy persons. Who will speak. Mrs Gulshan Saeed.

سینیٹر گلشن سعید، جناب چیئرمین۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، نہیں آپ وائٹنگ speech فرمائیں گی اور کوئی ممبر صاحب اگر بولنا چاہیں تو وہ بول لیں آپ wind up کریں گی۔

سینیٹر گلشن سعید، اچھا۔ جناب چیئرمین، میں memory کے لئے کچھ points بتا سکتی ہوں۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، میرا خیال ہے کہ اگر اور کوئی نہیں بولنا چاہتا تو گلشن سعید صاحبہ اس کو windup کر دیں پھر وزیر صاحب جواب دے دیں گے۔

MOTION

RE: HEALTH POLICY OF THE GOVERNMENT AND FREE

MEDICAL TREATMENT FOR POOR.

سینیئر گلشن سعید، جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ پاکستان میں آبادی کے لحاظ سے ابھی تک ہمارے شہروں میں medical facilities نہیں ہیں۔ خاص طور پر غریبوں کے لئے، جتنے ہمارے سرکاری ہسپتال ہیں وہاں پر ان کو دوائیاں مفت نہیں ملتیں۔ ان کو صحیح طریقے سے دیکھا بھی نہیں جاتا۔ آبادی کے لحاظ سے لاہور، کراچی، راولپنڈی بڑے شہروں میں ایک دو ہسپتال ہیں جو کہ ناکافی ہیں۔ میں وزیر صحت سے درخواست کروں گی کہ اس پر خصوصی توجہ دیں۔ پچھلے دو تین سال سے ہماری حکومت کی پالیسیاں بہت اچھی ہیں۔ پہلے سے بہت بہتر حالات ہیں، مگر میں سمجھتی ہوں کہ ابھی تک اس طرح کے حالات پیدا نہیں ہوئے کہ غریب لوگ اپنا علاج صحیح طریقے سے کروا سکیں۔

جناب والا! میں سمجھتی ہوں کہ جو وبائی امراض ہیں مثلاً ہیضہ، ہیپاٹائٹس، آنکھوں کی بیماریاں، اور مائیکائیڈ ہے ان کے ٹیکے مفت لگانے چاہئیں کیونکہ یہ ایسے امراض ہیں جو گرمیوں میں پھوٹتے ہیں اور تین چار ماہ تک لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں سمجھتی ہوں کہ بیت المال اور سوشل ویلفیئر سے جو بدمعاش سرکاری ہسپتالوں کو غریبوں کے علاج کے لیے جاتا ہے وہ ان تک نہیں پہنچتا ہے نہ دوائیاں سمجھتی ہیں۔ میں نے ہر ہسپتال میں جا کر خود دیکھا ہے کہ غریب لوگ علاج سے ابھی تک محروم ہیں۔ ان کو ان کا حصہ نہیں مل رہا ہے اور میں جناب نصیر صاحب سے کہوں گی کہ اس طریقہ کار کو شفاف بنایا جائے۔ وہ پلان کریں کہ ہر بڑے شہر میں دو دو بڑے سرکاری ہسپتال بنانے جائیں اور عوام کے لیے سولت پیدا کی جائے اور جو مشینری باہر سے امپورٹ کی جاتی ہے اور جو بیکار پڑی ہوئی ہے ان کو کارآمد بنایا جائے۔ ان کے ڈیپارٹمنٹ کو بہتر حالت میں کیا جائے، ایڈمنسٹریشن کو بہتر کیا جائے اور غریبوں کے لیے سولتیں اچھے طریقے سے پیدا کی جائیں۔ ابھی تک تو سب کو کوئی دوائی نہیں ملتی ہے۔ خاص خاص لوگوں کو ملتی ہے۔ عام لوگ، ہسپتالوں میں دھکے کھاتے ہیں۔ میری جناب

نصیر صاحب سے پھر یہ درخواست ہے کہ اس پالیسی پر نظر ثانی کی جائے اور ان کو بہتر سہولیت ہم پہنچائی جائیں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پری گل صاحبہ۔

سینیئر آغا پری گل، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں اپنی colleague گلشن سمید صاحبہ کی پرزور حمایت کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا point پیش کیا ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ بات بالکل صحیح ہے کیونکہ ہمارے دور دراز علاقوں میں بلکہ شہروں میں ہمارے جو غریب لوگ ہوتے ہیں، سول ہسپتالوں میں جو بھی پہنچتے ہیں، وہاں پر ڈاکٹرز ان کو دیکھ کر چٹ پر لکھ کر دوائی دیتے ہیں کہ باہر سے جا کر دوائی لے لیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے گاؤں میں کھیتی باڑی زیادہ ہوتی ہے۔ وہاں گاؤں میں لوگوں کو سانپ ڈستا ہے تو وہاں کوئی انجکشن نہیں ہے حالانکہ میں نے اپنے منسٹر صاحب سے request کی تھی کہ ہمارے دور دراز علاقوں میں جو ان لوگ مر جاتے ہیں، سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے، مگر ان کے پاس کوئی انجکشن نہیں ہے۔ نصیر صاحب نے مجھے کہا تھا کہ یہی انجکشن کے لیے باہر انہوں نے request کی تھی تو انہوں نے کہا کہ سوئیوں سے کانٹے والی انجکشن دے دی۔ میں نے کہا کہ آپ سے request کروں کہ یہ بہت ضروری ہے اور اگر پاکستان میں جان ہے تو جہان ہے اور غریب بھی ہمارے اپنے لوگ ہیں۔ جیسے انہوں نے کہا کہ یرقان وغیرہ والوں کو کوئی پوچھتا ہی نہیں ہے۔ میں اپنے منسٹر صاحب سے پرزور اپیل کرتی ہوں کہ اس point پر بہت غور کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، منسٹر نگت آغا۔

سینیئر ڈاکٹر نگت آغا، thank you very much، جی، سب سے پہلے تو میں کہوں گی کہ گلشن سمید صاحبہ نے جو improtant point raise کیا ہے، اس کے لیے serious action لینا چاہیے لیکن اس سے پہلے میں ڈاکٹرز یا ہسپتال کی طرف آؤں گی۔ سب سے پہلے میں یہ کہوں گی کہ preventive measures لینا چاہئیں کیونکہ جیسے forty percent diseases water کے بارے میں ہیں۔ اگر ہم water clean کر لیں تو forty percent diseases کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تو سب سے پہلے ہم نے clean water provide کرنا ہے۔

آپ کراچی میں دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ water ہمارا بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ 40% لوگ خاص طور پر غریب ہی اس سے فائدہ اٹھالیں گے۔ اگر ہم preventive measures کریں اور میری ان سے request ہے کہ اس کے اوپر serious action practically کریں۔ نمبر ۲ ہے generic medicines لائی چاہئیں جن کی 1/6 prices ہیں۔ یہ میرے پاس WHO کی لسٹ ہے five hundred generic medicines جو کہ تقریباً ہر چیز کا cure کرتی ہیں with the exception of life drugs, it covers everything اس کی 1/6 price ہے تو ہمیں جتنی جلدی ممکن ہو generic medicines لائی چاہئیں۔ ٹھیک ہے جو نہیں خریدنا چاہتے وہ بڑی خوشی سے نہ خریدیں لیکن ہسپتال سے قریب generic medicines کی shops ہونی چاہئیں۔ ہمیں بھی provide کرنی چاہئیں کیونکہ جب 1/6 کی price آ جائے گی تو گورنمنٹ بھی بہت زیادہ مریضوں کو دیکھ سکے گی۔ So, this is the recommendation.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ۔

سینیئر ڈاکٹر نگمت آغا، Next recommendation Pharma industries سے متعلق ہے۔ ہماری Pharma Industry بڑی able industry ہے۔ اس کے active pharmaceutical ingredients جو ہیں، انہیں identify کرنے کے بعد بہت serious work کرنا چاہیئے۔

جناب والا! ہمارے ڈاکٹر گاؤں میں serve نہیں کرنا چاہتے۔ ان کے لئے چھ ماہ یا ایک سال کے لئے compulsory ہو کہ وہ کسی گاؤں یا کسی backward area میں serve کریں۔ یہ ان کے لئے "required" ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ جو لوگ research papers لکھتے ہیں، انہیں encourage کرنا چاہیئے اور خاص طور پر جو لوگ research papers لکھیں، ان کا weight زیادہ ہونا چاہیئے تاکہ لوگ encourage ہوں اور villages میں جائیں۔ obviously جب income نہیں ہوتی ہے اور یہ لوگ discomfort ہوتے ہیں تو کوئی بھی villages میں جانا نہیں چاہتا۔ اس لئے from six months to one year جیسے گورنمنٹ چاہے، وہ اس سلسلے میں مدت طے کر سکتی ہے۔

میری اگلی گزارش یہ ہے کہ جب ہم thousands of years سے herbal medicines use کرتے رہے ہیں جو کہ بڑی effective تھیں، ان پر further research ہونی چاہیئے۔ ہمارا ایک ادارہ PCHIR herbal medicines پر research کر رہا ہے۔ کچھ pharmaceutical companies کو میں نے کہا تھا کہ وہ بھی اس پر research کریں، اس لئے وہ بھی herbal medicines پر research کر رہی ہیں کیونکہ یہ بہت effective ہیں۔ The only difficult thing is doses. اگر ہمارے scientists ان کی doses properly دیکھیں، ان کی efficacy دیکھیں تو یہ بہت effective ہوں گی۔ ساری دنیا ہمارے ملک سے herbals لے جا رہی ہیں۔ جیسے نیم کادریخت ہے۔ امریکہ والے یہاں آ کر ہماری یہ چیزیں لے جا رہے ہیں اور ان پر research کر رہے ہیں۔ اسی طرح اور medicines ہیں جیسے aloe vera ہے۔ پھر اسٹول کی بھوسی ہے۔ اس قسم کی ہزاروں herbals ہمارے ہاں پائی جاتی ہیں۔ اگر ہم ان پر all out research کریں اور میں انہیں recommend بھی کر رہی ہوں کیونکہ میں نے paper بھی ان ہی پر لکھا ہے my paper is on this. اگر ہم اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو I think the prices of medicines will go down اور ان کے استعمال سے ہماری صحت بھی اچھی ہو جائے گی۔

کیا وجہ ہے کہ ہمارے ہاں اتنی زیادہ بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ اس میں ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہم preventive checks نہیں کر رہے ہیں اور دوسری بنیادی وجہ agriculture sector میں بہت زیادہ artificial spraying medicines استعمال ہو رہی ہیں، بہت زیادہ spray ہو رہا ہے۔ اب Heath Ministry کو artificial fertilizers پر check رکھنا چاہیئے کیونکہ اتنا spray استعمال ہو رہا ہے کہ یہ spray fresh vegetables کے اندر تک چلا جاتا ہے۔ and this is very damaging. اس کے علاوہ دوسرے artificial fertilizers صحت کو بہت damage کر رہے ہیں اور زمین کو بھی بہت damage کر رہے ہیں۔ کھانے پینے کی چیزوں کو بھی damage کر رہے ہیں I think now we have to do all out research.

Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Thank you. Mrs. Fozia sahiba.

سینیئر فوزیہ فخر الزمان خان، بہت شکریہ۔ اب صحت پر بحث کا topic چھڑ گیا ہے تو اس سلسلے میں میرے پاس بھی کہنے کو بہت ساری باتیں ہیں۔ شکر ہے کہ اس وقت نصیر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہاں پر ایک ہسپتال ہے جس کا میں نام نہیں لینا چاہتی، میں وہاں اپنے گھر کام کرنے والی 20 سالہ بیمار بچی کو general check up کے لئے لے گئی۔ ہسپتال والے اس کی شوگر کبھی 300، کبھی 50 اور کبھی 65 بتاتے رہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ایسا کیوں ہے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ مریض کی sugar fluctuate ہو رہی ہے۔ میں اسے ایک دوسرے ہسپتال میں لے گئی تو انہوں نے check کر کے بتایا کہ اسے sugar نہیں ہے۔ اگر نصیر صاحب کہیں گے تو میں انہیں اس ہسپتال کا نام بھی بتا دوں گی۔

جناب والا! اس وقت حالات ایسے ہیں کہ غریب لوگوں کو اپنا علاج کروانے میں بہت مشکلات پیش آرہی ہیں۔ ڈاکٹروں کے پاس اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ وہ مریض دیکھ دیکھ کر پاگل ہو جاتے ہیں۔ ہسپتالوں کی سب machines خراب ہوتی ہیں۔ وہ ٹھیک طرح سے کام نہیں کرتیں۔ X-ray کروانے کے بعد ڈاکٹر کے پاس لے جائیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے، آپ دوبارہ کروائیں۔ آپ کی X-ray machines بھی ٹھیک نہیں ہیں۔ ہمارے ہسپتالوں کی کارکردگی ہے حالانکہ محکمے دو سالوں سے حالات بہت ٹھیک ہو گئے ہیں لیکن اب بھی ان میں کافی کمزوریاں ہیں تاہم آج کے دور میں سب سے زیادہ صحت کے لئے تکلیف دہ چیز quacks ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ پاکستان میں ہر جگہ untrained doctors بیٹھے ہوئے ہیں۔ دھاگہ باندھنے والے پیر بیٹھے ہوئے ہیں۔ غریب لوگ تو ڈاکٹروں کے پاس نہیں جاسکتے ہیں۔ ان کے اپنے بہت زیادہ problems ہوتے ہیں۔ وہ اپنے مریضوں اور اپنے بزرگوں کو کاندھوں پر اٹھا کر بڑی مصیبتیں اٹھانے کے بعد کہیں ڈاکٹروں کے پاس پہنچتے ہیں جو کہ جموٹے ہوتے ہیں۔ Quacks انہیں غلط treatment دے دیتے ہیں۔ دھاگہ باندھنے والے پیر اور دیگر فقیر لوگ انہیں غلط راستوں پر لگا دیتے ہیں۔ آپ سوچ نہیں سکتے ہیں کہ ان کے کیسے کیسے مسائل ہیں۔ ان کے لئے ان ڈاکٹروں کے پاس پہنچنا بھی بہت مشکل ہے اور اس کے بعد

ان کا علاج غلط ہوتا ہے جس کے نتیجے میں جوان اموات ہوتی ہیں۔ یعنی بہت ہی برے حالات ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی ہے کہ ان quacks کو کون قابو کرے گا۔

جناب والا! اس کے علاوہ TV پر ایک پروگرام آتا ہے clinic on line اس میں چار لوگ بیٹھے ہوتے ہیں۔ ان میں ایک ڈاکٹر، ایک حکیم، ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر اور ایک روحانی معالج ہوتا ہے۔ میں نے اس پروگرام کو بہت دھڑ دیکھا ہے۔ یہ لوگ بھی لوگوں کو mislead کر رہے ہیں۔ اس لئے یہ پروگرام بند ہونا چاہیئے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنٹ آفیسر، شکریہ۔ چٹھہ صاحب۔

سینئر نعیم حسین چٹھہ، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! یہ ایک بڑا اہم پہلو ہے اور انسانیت کی یہ بنیادی ضرورت ہے کہ سب کو طبی سہولتیں میسر ہوں۔ ہمارے ملک میں ہنگامی بھی بہت ہے اور ساتھ ساتھ غربت بھی زیادہ ہے۔ غربت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ جس کا کوئی علاج ہمارے experts کی رائے کے مطابق ہے ہی نہیں۔ ہنگامی کی وجہ سے دوائیاں بھی بہت ہنگامی ہیں۔ چونکہ private practitioners بہت ہنگامی ہیں اور بہت پیسے لیتے ہیں اس لئے سرکاری ہسپتالوں پر بہت دباؤ ہے۔ لمبی لمبی قطاریں کھڑی ہوتی ہیں۔ ایک ڈاکٹر کے پاس ۲۰۰ بندوں کی لائن ہوتی ہے۔ وہ بیچارہ نہ تو وقت دے سکتا ہے اور نہ صحیح طریقے سے دیکھ سکتا ہے۔ میرا خیال ہے وہ نہ concentrate کر سکتا ہے اور نہ diagnose کر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ المیہ یہ ہے کہ ہر ہسپتال میں جو مشینیں ہیں مثلاً ایکسرے مشین اکثر ہسپتالوں میں خراب رہتی ہے اور وہاں کے اہلکار یہ کہتے ہیں کہ آپ پرائیویٹ جا کر x-ray کروا لیں۔ وہ بھی میرا خیال ہے کہ کرپشن کا ایک طریقہ ہے کیونکہ انہی اہلکاروں نے باہر کسی کے ساتھ ٹھیکہ کیا ہوتا ہے اور لوگوں کو وہاں بھیج دیتے ہیں اور ان سے اپنا حصہ لیتے ہیں تو اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ دوائیاں بھی بہت ہنگامی ہیں۔

تعلیم اور صحت یقیناً ہر انسان کی ہر دور میں اور ہر پہلو سے بڑی ضروری چیز رہی ہے۔ اس پر ہمارا جو بحث رکھا گیا ہے وہ بہت کم ہے، دوائیاں بہت ہنگامی ہیں۔ ہسپتالوں میں سستی دوائی بھی available نہیں ہوتی۔ خاص ڈاکٹر کے اوپر دباؤ بہت ہے اور ڈاکٹر پوری طرح توجہ

نہیں دے سکتے۔ میری request یہی ہوگی کہ اس ساری کرپشن کو ختم کرنے کے لئے بجٹ میں اضافہ فرمایا جائے اور غریبوں کو علاج کی سہولت میسر کی جائے۔ بہت ساری بیماریاں گندے پانی اور الرجی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ میڈیکل رپورٹ ڈاکٹر تیار کرتے ہیں اس میں وہ بڑی hanky panky اور کرپشن کرتے ہیں۔ ڈاکٹر بہت ساری رشوت لے کر غلط result اور غلط رپورٹ جاری کرتے ہیں جس کی وجہ سے غریب عوام غلط litigation میں پھنس جاتے ہیں اور سارے خاندان کو اس میں ملوث کر کے اپنی ساری دولت اور انرجی کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اس کا بھی سدباب کیا جائے۔ اس کے لئے کوئی علیحدہ دیانتدار بندے مقرر کئے جائیں تاکہ ان کی رپورٹیں ٹھیک ہوں۔ کبھی کبھی کسی جگہ کچھ بھی ضرب نہیں لگی ہوتی لیکن یہ اوپر کچھ نہ کچھ پلاسٹر کر دیتے ہیں کہ اس کی انگی نوٹ گئی ہے تو اس کے لئے ۲۰۰ کا مقدمہ درج ہو جاتا ہے۔ بعد میں پتا لگتا ہے کہ نہ کوئی ضرب ہوئی اور نہ کوئی واقعہ ہوا ہے، تو سارا نامور صرف ڈاکٹر کی وجہ سے پھیل رہا ہے۔ یہ ایک مقدس اور پیغمبرانہ پیشہ ہے اور اللہ کریم اس کو پسند کرتے ہیں کہ مسیحا ہونا بہت ضروری اور بڑی اہم بات ہے لیکن جتنا یہ ضروری اور جتنا یہ مقدس ہے اتنا یہ خراب، پراگندگی اور رشوت کا شکار ہو چکا ہے۔ اگر آپ کو ہسپتالوں میں جانے کا اتفاق ہو تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جتنا گند آج کل ہسپتالوں میں ہوتا ہے، جتنے ان کے بستر گندے ہوتے ہیں، جتنی چادریں گندی ہوتی ہیں اور جتنی بدبو وہاں پر ہوتی ہے کسی اور جگہ اتنی نہیں ہوتی۔ یہ قابل غور اور قابل مذمت ہے۔ اس میں ہو سکتا ہے کہ منسٹر صاحب کہیں کہ ہمارا نہیں صوبائی مسئلہ ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہر شہری اس بات کا حق رکھتا ہے کہ وہ اپنے صوبائی حکموں کو بھی یہ ہدایت کرے کہ ڈاکٹر صاحبان پوری طرح توجہ دیں اور مریضوں کے ٹیسٹ وغیرہ مفت کریں اور اپنی مشینیں ہر وقت آراستہ اور in order رکھیں۔ وہ صرف اس لئے نہیں کہ وہاں غریب آدمی آتے ہیں۔ اپنے تعلق والے کے لئے تو ٹیسٹ کروا دیتے ہیں اور باقی مریضوں کو باہر بھیج دیتے ہیں۔ اس قسم کی mala fide ہسپتالوں میں بہت ہو رہی ہے۔ حکومت کو اس پر کڑی نظر رکھنی چاہیے اور اس کے سدباب کے لئے پوری ذمہ داری اور سنجیدگی کے ساتھ کوشش کرنی چاہیے تاکہ غریب عوام کو کچھ سہولتیں میسر آسکیں۔ میری گزارش ہوگی کہ یہ ایک توجہ طلب مسئلہ ہے اس کو بڑی سنجیدگی کے ساتھ دیکھا جائے۔

Thank you sir.

جناب پریذائڈنگ آفیسر، محترمہ خورشید بھروچہ صاحبہ۔

سینئر روشن خورشید بھروچہ ، Thank you very much Mr. Chairman,

Health سب سے important ہے۔ جب ہم health policy کی بات کرتے ہیں health policy تو بہت ہی اچھی ہے مگر implementation جو ہونا چاہیے وہ ہوتا نہیں ہے۔ ہم MDGs کی بات کرتے ہیں اس کے اندر بھی ہم health پر زیادہ توجہ کا کہتے ہیں۔ ہم health for all کی بات کرتے ہیں مگر جب آپ غریبوں اور needy لوگوں کو دیکھیں تو ان کے کتنے مسائل ہیں۔ ایک وقت ایسا تھا کہ government hospitals میں free bed ملتے تھے اور ان غریب لوگوں کا علاج بھی free ہوتا تھا۔ آج ان کو bed کے لئے بھی 25 روپے دینے پڑتے ہیں گو یہ بہت کم ہے مگر غریبوں کے لئے زیادہ ہے جن لوگوں کی تنخواہ 2500, 3000 روپے ہو وہ کس طرح pay کر سکتے ہیں؟ پھر بیت المال اور زکوٰۃ کی ہم بات کرتے ہیں یہ صحیح بات ہے کہ ہمارے government hospitals میں بیت المال، زکوٰۃ، سوشل ویلفیئر کے ذریعے بہت کام کیا جاتا ہے مگر ان کی اتنی formalities ہیں کہ غریب بندہ جب وہاں جاتا ہے تو وہ یہ formalities پوری نہیں کر سکتا تو I feel کہ اس کو short کرنا چاہیے تاکہ جو غریب لوگ ہوں ان کو medicines دی جائیں۔ یہ بھی ہے کہ medicines government hospitals میں free ہیں مگر آپ دیکھیں تو وہاں کہیں بھی کوئی medicines free نہیں ملتی ہیں جبکہ وہ پھوٹی موٹی دوائیاں جیسے اسپرو وغیرہ دیتے ہیں جو حقیقت میں ہونا چاہیے وہ نہیں ہے۔ I feel کہ ہم نئے نئے programmes بناتے رہتے ہیں۔ ہم نے Women Health Project بنا دیا دوسرے نئے projects آتے رہتے ہیں مگر ہم اس کو آگے لے کر نہیں چلتے with new programmes names we keep on making new programmes rural interior میں جا کر areas میں دیکھیں آپ کو کہیں بھی ایک gynaecologist نہیں ملے گی۔ آج اتنی عورتیں مر رہی ہیں اتنے بچے مر رہے ہیں۔ آپ نے آج کے اخبار میں پڑھا ہوگا کہ چترال میں کیا حال ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ ہم ایک طرف health for all کی بات کرتے ہیں اور لوگوں کو سہولت دینا چاہتے ہیں مگر دیکھتے ہیں کہ دن بدن غریبوں کے لئے مشکلات پیدا ہو رہی ہے۔ ہمیں چاہیے

کہ ہم health پر زیادہ توجہ دیں specially for needy people کہ ان کو مفت دوائیاں دی جائیں۔ کہنے کو تو کہہ دیتے ہیں کہ سنور میں ہے but there is nothing like that. Thank you Mr. Chairman.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ۔ تنویر خالد صاحبہ۔

سینیٹر تنویر خالد : Thank you very much آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ ابھی ہمارے ہاں health کی بات ہو رہی ہے۔ بیماریوں کا سبب اور صحت قائم نہ رہنے کی وجہ یہ ہے کہ ملک میں آبادی بہت زیادہ ہے اور اس کے لحاظ سے hospitals کی تعداد کم ہے حالانکہ میں بڑے بڑے سرکاری ہسپتال دیکھتی ہوں and I am highly impressed کہ یہاں پر اتنے بڑے بڑے ہسپتال موجود ہیں لیکن آبادی بہت ہی زیادہ ہے اس کی وجہ سے requirement زیادہ ہے۔ ہمارے دوستوں نے بڑی pathetic تصویر کھینچی ہے اور دیکھنے میں بھی آتا ہے کہ جو ہسپتالوں کی حالت ہے لیکن پہلے preventive measures ہوتے ہیں۔ ہماری قوم میں صحت عامہ کے اصول ان کے طریقہ زندگی میں شامل نہیں ہیں۔ شہروں تک میں 'گاؤں تو چھوڑے' کوڑے اور گندگی کے اس قدر ذہیر پائے جاتے ہیں اب اس کے اندر Municipalities گنہگار ہیں یا جو بھی اس کے ذمہ دار ہیں ناظم اور نائب ناظم بن جاتے ہیں، ان کو ان باتوں کی طرف بھی پوری توجہ دینی چاہیے۔ اس قدر گندگی کے ذہیر ماحول کو ویسے ہی بیماری کے لئے تیار کر دیتے ہیں۔ پھر اس کے علاوہ اگر سیوریج کی لائن پھٹ جاتی، رسنے لگتی ہے تو محلوں میں، بستیوں میں، گھوٹوں میں گندے پانی کے تالاب بن جاتے ہیں اور اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی اور اس طرح پھر بیماریوں کے پھیلنے کا سامان ہو جاتا ہے۔ ہمارا ملک ایک غریب ملک ہے لہذا غریب ملک کے غریب لوگوں کو مفت دوائیاں تو ملنی چاہئیں۔ I assume کہ سرکاری ہسپتالوں میں ضرور مفت دوائیاں ملتی ہوں گی اور اگر نہیں ملتی ہیں تو جناب وزیر صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے بڑی پرزور سفارش کی جائے گی کہ غریبوں کو مفت دوائیاں مہیا کیئے جانے کا اہتمام کیا جائے اور وہاں پر ان کے رہنے کا بندوبست بھی کیا جائے۔ ان کے لیے بجٹ میں اتنی رقم نہیں ہے تو بیت المال سے رقمیں ملتی ہیں،

مٹی ہیں، بیت المال کو Health میں کچھ روپیہ خرچ کرنا چاہیے، ان کو دینا چاہیے۔

جہاں تک ہمارے ڈاکٹروں پر کوئی اعتراض ہے، بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایسا

سننے میں آتا ہے کہ doctors توجہ نہیں دیتے۔ میں یہ مانتی ہوں کہ ہمارے ملک میں بڑے

بہترین، بڑے لائق doctors موجود ہیں اور Government hospitals میں بڑے اعلیٰ درجے

کے doctors ہیں۔ میں نے اپنی Committee meeting لاہور کے شیخ زید بن سلطان

hospital میں بھی کی تھی اور وہاں پر میں نے ساری جگہ گھوم کر دیکھا کہ اتنے غریب لوگ

موجود تھے اور جس طرح ان کو مشینوں کے ذریعے علاج اور دیکھنے کی ضرورت تھی، ان کو وہ سب

free دی جا رہی تھی، وہ بڑے satisfied بھی تھے۔ ان لوگوں سے بھی ہم نے بات چیت کی

تھی جو corridors میں رستے ہیں، باہر بیٹھے رستے ہیں لیکن انہوں نے بھی بڑی تعریف کی

تھی کہ ان کا علاج اچھا ہو رہا ہے اور وہ بڑے مطمئن بھی تھے۔ ہمارے ہاں یہ بات بھی بالکل

صحیح ہے کہ ہمارے doctors دیہات کی طرف نہیں جاتے، شاید ان کو اس قدر شہروں میں رہ

کر آرام دہ زندگی کی عادت پڑ گئی ہے اور ان سہولتوں کی، ان کو بھی یہ خیال کرنا چاہیے کہ

گاؤں میں بھی تو انسان رستے ہیں اور وہاں پر بڑے غریب انسان رستے ہیں۔ اگر بڑے عرصے

کے لئے نہیں جاتے تو شاید short period کے لئے doctors کو وہاں بھیجنا چاہیے اور

doctors کو بھی بڑی تندی سے ان کو دیکھنا چاہیے۔ یہ بھی سننے میں آتا ہے کہ کبھی کبھی

moving hospitals بھی ہوتے ہیں جو گاؤں گاؤں جاتے ہیں اور ان کی دیکھ بھال

کرتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Thank you.

سینیٹر تنویر خالد، دوائیں بہت مہنگی ہیں، دواؤں کے لئے ہم کہیں گے کہ دوائیں

سستی کریں۔ اس کے علاوہ دواؤں میں ہماری herbal medicines ہیں، ان کی طرف بھی توجہ

دینی چاہیے اور میرے خیال سے دوسری medicines ہیں، ان کے اندر بہت بڑی تعداد میں یہ

herbal medicines کی چیزیں استعمال ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا، کسی چیز کی بھوس،

اسٹول کی بھوس is such a famous medicine کہ سارے doctors بھی اور حکیم لوگ

یہی اس کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ herbals بڑی سستی چیزیں ہیں، ہمارے ملک میں یہ herbals بہت پیدا ہوتی ہیں اور انہیں دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ آبادی کے control کی ضرورت اور صحت مند عادات ڈالنے کی بڑی ضرورت ہے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you.

سینیئر تنویر خالد، خاص طور پر کچرا وچرا اٹھانے کا بڑا بندوبست کرنا چاہیے اور وزیر صحت کو اس طرف توجہ دینی چاہیے اور یہ تعلیم دلوانی چاہیے، لوگوں میں گاؤں گاؤں صفائی کا رجحان پیدا کیا جائے۔

Mr. Presiding Officer: Next Mrs. Razina Alam.

سینیئر رزینہ عالم خان، میں سمجھتی ہوں کہ آج کا یہ موضوع ہر لحاظ سے بہت اہم ہے کیونکہ تعلیم اور صحت یہ دو ایسے ادالے ہیں جن کا غریبوں سے بہت تعلق ہے اور صحت کے اوپر ہم خرچ کرتے ہیں، وہ poverty reduction کی بھی ایک ضرورت ہے۔ جناب والا! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ 1999 کے بعد سے ہماری حکومت نے صحت کی طرف بہت توجہ دی ہے اور جو صحت کا بجٹ ہے، وہ تقریباً دو سو فیصد آج دن تک بڑھایا ہے۔ Ministry of Health نے بہت سے ایسے programmes شروع کئے جن میں ٹیبرا، بی بی کا جو dots پروگرام ہے اور hepatitis B and C کی روک تھام کے لئے جو اعلیٰ اقدامات کئے ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ وہ بہت مستحسن اقدامات ہیں اور اس کے نتائج انشاء اللہ ضرور سامنے آئیں گے۔ پھر کچھ معاشیات ہیں جو میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں اور آپ کی وساطت سے Minister صاحب کے لئے کہ جو ہمارا نظام زکوٰۃ ہے، تقریباً تمام حکومتی hospitals جو ہیں، ان میں ایک شعبہ ہے جو کہ ان مریضوں کو دواؤں کے لئے زکوٰۃ دیتا ہے جن کو ضرورت ہوتی ہے۔ ایک سب سے اچھی بات یہ ہے کہ ہمارے hospitals میں emergency میں کوئی فیس طلب نہیں کی جاتی اور مریض کو فوراً attend کیا جاتا ہے اور بعد میں سب حساب کتاب ہوتا ہے لیکن جو زکوٰۃ کا نظام ہے، میں سمجھتی ہوں، اس میں ایک غلطی ہے کہ اس کی confirmation اسی علاقے سے ہوتی ہے جس علاقے کا وہ مریض ہے۔ مہربانی کر کے کوئی ایسا سسٹم بنائیں تاکہ اس کو جلد

زکوٰۃ کی رقم دواؤں کے لئے مل جایا کرے تاکہ تاخیر سے اس کے علاج میں فرق نہ پڑے۔

دوسرا جناب والا! جو procedures یعنی tests اور ایکس رے وغیرہ ہوتے ہیں، اس

کے لئے بھی ایک بھاری رقم چاہیے ہوتی ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ اکثر ان سے کہا جاتا ہے کہ وہ پرائیویٹ لیباریٹریز سے ٹیسٹ کرائیں۔ جناب والا! پرائیویٹ لیباریٹریز میں مختلف فیسیں وصول کی جاتی ہیں، اس کا ایک نظام ہونا چاہیے۔ پرائیویٹ clinics کا پورا database منسٹری میں موجود ہونا چاہیے اور ان کو یہ بھی ہدایت ہونی چاہیے کہ وہ ایک ٹیسٹ کے لئے مختلف رقم نہ لیں بلکہ ایک جیسی ہی رقم وصول کیا کریں تاکہ مریضوں کے اوپر زیادہ بوجھ نہ ہو۔

اس کے علاوہ جناب والا! میں نے ایک بات سینیٹنگ کمیٹی میں بھی کہی تھی کہ جو ہماری کچی آبادیاں یا دیسی علاقے ہیں، وہاں پر اکثر جانوروں کی دوائیں انسانوں کو دی جاتی ہیں تو اس وقت وزارت میں بیٹھے حضرات نے deny کیا لیکن میرے پاس ایک اخباری رپورٹ ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جانوروں کی ادویات کو انسانوں پر استعمال کرنے پر مقدمہ قائم کیا گیا تو یہ میں ان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی ہوں کہ وہ یہ دیکھیں جبکہ میں نے خود ان خواتین کو دیکھا ہے کہ pain killer جو کہ جانوروں پر استعمال ہوتے ہیں وہ لے کر آتی تھیں اور وہ کہتی تھیں کہ جب تک وہ یہ نہ لگوائیں آرام نہیں آتا۔ ایسی باتوں کو ضرور دیکھیں۔

اس کے علاوہ ہمارے ہاں جو facts ہیں وہ بھی دیکھیں کہ وہ کیوں غریب عوام کو بے وقوف بناتے ہیں۔ ان کی طرف وزارت کی نظر ہونی چاہیے۔ میں جناب والا! جس علاقے میں غریبوں کے لئے کام کرتی ہوں وہاں پر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ سبزی کی دکانوں میں انہوں نے گلوکوز لگانے کے لئے drips لگانے ہوئے تھے اور جو بھی آتا تھا اس کو وہ لگاتے تھے۔ پھر اس کے بعد جب اس کی رپورٹ کی گئی تو کچھ لوگ چلے گئے اور کچھ ابھی بھی چھپ کر یہ کام کرتے ہیں۔ مہربانی کر کے اس پر توجہ دی جائے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بی بی یاسمین شاہ۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، شکریہ، جناب چیئرمین! جو issue ہم discuss کر رہے

ہیں یہ بہت اہم issue ہے۔ میں خاص کر rural areas کے متعلق بات کروں گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میرا خیال ہے ہم موضوع سے ہٹ رہے ہیں this is

free medical treatment against need for needy persons. I think lets get

debate زیادہ چوڑی کر رہے ہیں، دیکھئے گا۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، جناب! میں بات کرنا چاہوں گی کہ جو ہمارے دیہاتی

علاقے ہیں، جناب! انہیں ذرا ادھر متوجہ کرائیے۔

Mr. Presiding Officer: Can you make order in the House please?

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، جناب! ہمارے جو دیہاتی علاقے ہیں، وہاں پر جو ہسپتائیں کا مرض چل پڑا ہے یہ کریڈٹ ہماری حکومت کو جاتا ہے کہ اس کے خلاف بڑی زور دار مہم چلائی ہوئی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ کرے یہ صحیح اور بہتر طریقے سے کامیاب ہو۔ جو غریب لوگ اس علاج کو afford نہیں کر سکتے یہ ان کے لئے ایک سولت ہو، ان کے دل سے دعائیں نکلیں گی۔ اللہ کرے جس طرح سے یہ مہم چلی ہے، صحیح طریقے سے چلنی چاہیے اور یہ سولت ہر گاؤں میں اور ہر انسان کو ملنی چاہیے۔

دوسرا جناب! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے rural areas میں خاص کر snake and dog bites کے انجکشن موجود نہیں ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے کافی لوگ مر جاتے ہیں، بچے بھی مر جاتے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس انجکشن کو ہر ہسپتال میں موجود ہونا چاہیے۔ ابھی پندرہ دن پہلے قائم آباد، حیدر آباد میں ایک واقعہ ہوا تھا کہ ایک پاگل کتے نے پندرہ بیس لوگوں کو بڑا سخت زخمی کر دیا تھا اس میں میرا خیال ہے کافی لوگ مر بھی گئے ہوں گے۔ ادھر بھی یہی پتا چلا کہ وہاں پر ان کے انجکشن نہیں تھے۔ نصیر صاحب کی مہربانی سے بدین سندھ میں یہ چیز کم ہونے لگی ہے پہلے بہت زیادہ ہوتی تھی لیکن injections وہاں اب کافی provide ہو رہے ہیں اور اس وجہ سے وہاں پر یہ cases بہت کم ہو گئے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس قسم کے injections ہر دیہات میں میسر ہونے چاہئیں۔ ان کے نہ ملنے کی وجہ سے کوئی بندہ مرنا نہیں چاہیے، کوئی انسان یا کوئی بچہ مرنا نہیں چاہیے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Before I request the Minister I will have some input from Dr. Shehzad Wasim, as a doctor.

سینیئر ڈاکٹر شہزاد وسیم، Thank you sir، میری چند suggestions ہیں
 sir, prevention is better ہے۔ بڑا مشہور مقولہ ہے۔ honourable Minister sahib
 than cure. حقیقت یہ ہے کہ ہمیشہ سے funds کی بھی کمی رہی ہے، غربت بھی رہی ہے،
 آبادی بھی ہے، تمام مسائل ہیں لیکن ہمیں available resources کو maximum utilize
 کرنا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ population فیضیاب ہو سکے۔ میری suggestion یہ ہے کہ سب
 سے پہلے ہمارا preventive medicine پر trust ہونا چاہیے جو ابھی تک نہیں ہے۔ میں ایک
 example hepatitis کی quote کرنا چاہوں گا کہ Hepatitis کو prevent کرنا کہیں آسان
 ہے اس کو cure اور diagnose کرنے سے۔ No.2 sir، جو differentiation ہے ہمارے

مختلف Primary Health Care, Secondary Health Care and Tertiary Health

Care میں وہ distinction ہمیں نظر نہیں آتی۔ Tertiary Health Caring کے لیے جو
 بڑے hospitals ہیں ان میں زیادہ resources جاتے ہیں، مشینری منگی ہے اور وہاں پر اگر
 آپ دیکھیں تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ patients جن کو primary level پر treat ہونا چاہیے وہ
 بھی Tertiary Health کے hospital میں آپ کو نظر آتے ہیں۔ نتیجتاً وہاں پر نہ
 Consultant کچھ انصاف کر سکتا ہے، نہ Medical Officer انصاف کر سکتا ہے اور نہ وہ آدمی
 جس کو primary level پر treatment ملنی چاہیے اس کے ساتھ انصاف ہو سکتا ہے۔

میری suggestion یہ ہے کہ ہمارا main focus basic Health Unit کو
 strengthen کرنے کے لیے ہونا چاہیے۔ اگر ہم Basic Health Unit کو proper
 facilities provide کریں جس میں ایک well-equipped laboratory ہو، جس میں
 Medical Officer اور اس کو staff میا ہو تو آپ دیکھیں گے کہ health کی devolution
 at the lower level بہتر طریقے سے ہو سکتی ہے اور زیادہ masses اس سے استفادہ حاصل
 کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد جو باقی Health Care کے programmes ہیں وہ ان basic

Health Units کے ذریعے زیادہ بہتر طریقے سے عام آدمی تک پہنچ سکتے ہیں۔

تیسری بات جس کی طرف اشارہ بھی کیا گیا کہ جو diagnostic Laboratory ہے۔ آپ دیکھیں کہ کتنی laboratories ہیں۔ ان میں quality control پر کسی کا زور نہیں ہے اور ظلم یہ ہے کہ ایک غریب آدمی نہ جانے کہاں سے پیسے لے کر آتا ہے، وہ جب test کراتا ہے تو he is not sure کہ اس کے ہاتھ میں جو result ہے وہ درست ہے کہ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس سے زیادہ ظلم اس غریب آدمی کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ laboratories کی registration کی جانے جس کا ابھی کوئی طریقہ موجود نہیں ہے۔ laboratories کی mushrooming ہے اور ہر آدمی جب چاہتا ہے اور جہاں چاہتا ہے Laboratory کھول لیتا ہے اور جو اس کے رزلٹ ہیں وہ آپ چار laboratories کے رزلٹ لے لیں وہ match کرتے نہیں ملیں گے۔ ان مراحل سے گزرنے کے بعد آخر میں treatment آتا ہے جو دوائیاں لکھی جاتی ہیں۔

اس وقت ہمارے ہاں جو local medicines manufacture ہو رہی ہیں ان کی quality control کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہے۔ اگر دوائیوں کی بات کریں تو ان کی جہاں production ہوتی ہے وہاں پر ہی quality control نہیں چلائیے ہوتا بلکہ ان کی dispensing کے لیے بھی بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ کئی medicines ایسی ہیں جن کے لیے آپ کو proper temperature چاہیے، جن کو proper condition چاہیے لیکن اس وقت جس طرح کہ candies بازار میں ملتی ہیں اسی طرح کریبانہ سنور پر medicines بھی ملتی ہیں۔ یہاں اسلام آباد میں بڑے بڑے drug stores ہیں، ایک آدمی کے پاس certificate ہوتا ہے اور اس کے بعد نیچے کام کرنے والوں کی بھرمار ہوتی ہے۔ میرا اپنا experience ہے کہ A,B,C کے ساتھ دوائی کے نام کا اندازہ کر کے دوائی دے دیتے ہیں کیونکہ کہتے ہیں ڈاکٹر کا لکھا ہوا تو شاید ڈاکٹر ہی پڑھ سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا بھی ہوا ہے کہ اس کے پہلے تین alphabets match کر کے دوائی دے دی۔ یہ بڑا ظلم ہے۔ مجھے پتا ہے کہ health بہت بڑا subject ہے اور میں جانتا ہوں کہ وزیر صاحب نے بھی personally کتنا pain لیا ہے۔ اس کے لیے ایک concerted effort کی ضرورت ہے اور اس میں ہمیں بھی support کرنا ہے، Ministry کو

بھی کیونکہ یہ ہم سب کا مسئلہ ہے اور سب سے بڑھ کر یہ انسانیت کا مسئلہ ہے۔

آخر میں یہ کہوں گا کہ یہاں جو free medicine کی بات کی گئی۔ دنیا میں کسی بھی ملک کے لیے free medicines دینا possible نہیں ہے۔ یہ health بڑا منگ profession بن چکا ہے۔ اگر آپ نے quality Health Care دینی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ بڑے بڑے ملک اس چیز کے متحمل نہیں ہو سکتے کہ وہ free health care provide کر سکیں۔ Health insurance is only answer. health insurance کو جب تک ہم implement نہیں کر سکیں گے، ہم صرف لال دوانی پر مریض کو ٹرفائیں گے، ہم صرف پیلی bandage کے ساتھ ہی مریض کو ٹرفائیں گے، ہم صرف lip service کے ذریعے مریض کو ٹرفائیں گے اور وہ رقم جو خرچ ہو رہی ہے، وہ بھی waste ہو رہی ہے۔ تو یہ چند suggestions تھیں میری وزیر صاحب کے لیے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، طاہرہ لطیف صاحبہ۔

سینیٹر طاہرہ لطیف، جناب چیئرمین! شکریہ۔ جناب والا! لگتا ہے آج خواتین کا دن ہے کیونکہ تمام خواتین ہی نے ہیلتھ پر بات کی ہے۔ میں بھی ہیلتھ پر ہی بات کرنا چاہ رہی ہوں۔ جناب پریذائیڈنگ آفیسر، مسئلہ ہی عورتوں کا ہے۔

سینیٹر طاہرہ لطیف، جناب چیئرمین! اسلام آباد کے اس خوبصورت اور planned city کے around بہت بڑا rural area ہے جہاں کی حالت زار اگر آپ کسی جا کر دیکھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ وہاں کتنی گندگی ہوتی ہے۔ ایک دفعہ وہاں ایک مدرسے والوں نے مجھے دعوت دی اور خوش قسمتی یا قسمت کی کہ میں کہ وہاں جو کھانا پکانے والی عورت تھی وہ کچھ دیر پہلے میرے پاس گھر پر آئی تھی کہ مجھے دوانی کے لیے پیسے دیں کیونکہ مجھے ہیپاٹائٹس ہے اور وہ سارا خاندان بچوں کو کھانا پکا کر دے رہا تھا تو جن لوگوں کو خود ہیپاٹائٹس تھا وہ بچوں کو مدرسے میں کھانا کھلا رہے تھے۔ جناب والا! rural areas میں یہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب گندے پانی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

دوسری بہت ہی اہم بات میں وزیر صحت نصیر صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں

کہ آج کل برسات کے موسم میں جب تھوڑی تھوڑی گرمی اور برسات ہوتی ہے تو دیہی علاقوں میں بہت سے سانپ وغیرہ نکل آتے ہیں اور جب snake bite injection نہیں ملتا تو لوگ بہت ہی تڑپ رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح میری آنکھوں کے سامنے ایک واقعہ ہوا۔ ایک نوجوان جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اس کو سانپ نے کاٹ لیا تو اس کے والدین بہت زیادہ پریشان تھے اور انہوں نے کہیں سے اس کو انجیکشن لگوا دیا۔ پہلے تو انہوں نے اس ٹانگ کو اچھی طرح پٹی سے باندھ دیا تھا تاکہ سارے جسم میں زہر نہ پھیلے۔ جب بیٹے کو انجیکشن لگوا دیا تو پھر بیٹی کھول دی، جیسے ہی بیٹی کھولی ایک گھنٹے کے بعد اس جوان لڑکے کی موت واقع ہو گئی۔ اس لیے حکومت کے ہسپتالوں میں ان injections کی availability ہونی چاہیے خاص طور پر ان برسات کے دنوں میں۔ یہ غریبوں کے لیے بہت ہی ضروری ہے کیونکہ امراء تو بڑے بڑے ہسپتالوں میں جا کر علاج کروا لیتے ہیں اور میرے خیال میں انہیں سانپ کاٹتے بھی نہیں کیونکہ یہ زیادہ تر دیہاتوں میں ہوتے ہیں۔ اس لیے دیہاتوں پر توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔

ایک تو میں نے سانپ کے کاٹنے کی بات کرنی تھی اور دوسرے میں وزیر صحت نصیر صاحب سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ hepatitis کے لوگوں کو injections لگوا دیا کریں کیونکہ داناؤں نے کہا ہے prevention is better than cure آپ کا شکریہ۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر، وزیر صاحب! ابھی غریب غریبا کی باتیں ہو رہی تھیں۔ آج ہی ہمارے ایک سینیٹر صاحب، سیکریٹری سینٹ کو بار بار فون کر رہے تھے کہ میں اور میری بیوی پچھلے تین گھنٹے سے PIMS میں کھڑے ہوئے ہیں، کوئی ڈاکٹر نہیں مل رہا۔ یہ شکایت تھی جب میں بیٹھا ہوا تھا اور بار بار وہ فون کر رہے تھے۔ اگر ایک سینیٹر کی یہ حالت ہے تو ہم غریبوں اور سرکاری ہسپتالوں کے متعلق کیا بحث کر رہے ہیں۔

I request you to take notice of the fact that a Senator is feeling totally helpless in PIMS and that too he had taken his wife there and he could not find a doctor.

سینیٹر کثوم پروین، جناب والا! وزیر صحت صاحب اس وقت تشریف رکھتے ہیں اور

صحت کے متعلق بحث ہو رہی ہے اور غریبوں کے متعلق ہو رہی ہے۔ بلوچستان میں 'ژوب' اور الٹی میں تین چار مہینوں سے گیسٹرو کی بیماری ہے اور یہ اب بدین میں بھی ہے۔ آج میرے خیال میں اس سے چھ بچوں کی موت واقع ہوگئی ہے اور اسی طرح سے بلوچستان میں تقریباً تیرہ آدمیوں کی موت واقع ہوئی ہے تو میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گی کہ شاید غربت تو بلوچستان کا مقدر ہے لیکن کیا اس سلسلے میں Ministry of Health نے وہاں کوئی ان لوگوں کی مدد کی ہے۔ یہ بیماری تیزی سے بلوچستان کے باقی حصوں میں بھی پھیل رہی ہے اور یہ بیماری گندے پانی سے بے شک ہوتی ہے مگر اس کا کوئی injection یا کوئی دوائی وہاں پر دستیاب نہیں ہے۔ آج اخبار کی news کے مطابق بدین میں بھی یہی صورتحال ہے تو کیا اس سلسلے میں Ministry of Health کی طرف سے وہاں پر کوئی help ہو سکتی ہے؟

Mr. Presiding Officer: Minister sahib, I think here were so many questions, let you take them one by one. Thank you.

Mr. Muhammad Naseer Khan (Minister for Health):

Thank you Mr. Chairman, first I just want to thank all the Senators for their valuable suggestions I think it is great help to make the Ministry of Health thinking on their problems. Primarily, I am really surprised for the first comment that you have made about the Senators, we have a courtesy centre in PIMS and this thing should not happen. I will find out exactly what has happened. There is a courtesy centre for all the Parliamentarians and this is for the first time I have heard that the Senator's wife has not been attended. We will look into it but there is a special courtesy centre for the Parliamentarians and I think there are a number of Senators and MPAs who have been there and they have said good things about it. However, we will take notice of that and take action on that.

Mr. Chairman, basically in a health policy all over the world, the most effective and the most cost effective is Preventive Health Care and that is exactly since I have been in the Ministry here, we have been formulating and following. Like the honourable Senator has said the Preventive Care is better than cure. Mr. Wasim, the honourable Minister of State has just left, I would like to answer the things but however, the overall policy is health for all. Unfortunately, I think a lot of good things have happend and there is a dark side but there is also extremely positive side to the health sector, for example when we got independence, we had just one consultant and about 16 doctors and there was nothing in the country. So, over the years this has come a long way and *Alhumdolila* our doctors are doing miracles. We produce one of the finest doctors in Pakistan and they are doing miracles in the United States, in the United Kingdom and Africa, Middle East and in our own country. So, the things are not as told but there is a huge problem. There has been a gap.

Now without financial resources one cannot go forward. Unfortunately when we came in, my budget in the federal capital was 3.4 billion rupees. The first year we took it to 4.3 billion. Last year we were running a buget of 6.5 billion. *Alhumdolila* this year we are running a budget of 10.5 billion. Apart from that we have a 2.59 billion programme for hepatitis control which is a national programme. Also apart from this budget, we also have the Prevention of Blindness Control Programme in the country which is 2.89 billion. So, in two and a half years we have come from 3.4 to nearly 16 billion in the Federal Capital alone, the Federal

Government. So what the provincial governments in 2003 had 15.5 billion budget. Today *Alhumdolila* they are running a budget of 39 billion. So the resources are coming in and I think there never has been such more political commitment to the Health Sector. I am glad to see the President and the Prime Minister both leading from the front, in fact for the last four/five days we have been sitting with the President and the Prime Minister on Health. In fact in the last meeting it was for the first time in the history of Health Sector in Pakistan that the President was there, the Prime Minister was there, the four Chief Ministers and the four provincial Ministers and we have been there for 6 hours.

I have believed that the time has come for what the honourable Senators have said, I will go one by one but for consolidation we have a primary Healthcare infrastructure, for example Mr. Chairman, we have the Basic Health Units, the Rural Health Centres and Tehsil Hospitals and the district Hospitals, the infrastructure is in place, we have to consolidate them. This is exactly what we are trying to encourage the Chief Ministers should do, for example to repair the basic health unit equipment, man them and stock them with medicines. This is what we did last Friday with the President of Pakistan, we are trying to revise 5789 basic health units in the country. If we can revive the Primary Healthcare then there would be a tremendous service to the poor of this country and also release a lot of pressure from the tertiary side, that Dr. Wasim was saying, he is not here but that is exactly what we are doing right now.

The other thing Mr. Chairman we fortunately in our country have

the special consultants from the United States and there we talk about insurance premiums. I went there and just asked a question to the consultant. I said how much will be the contribution for each family considering that we have here 1 to 5 children in a family and usually one side of parents are living with a bread winner. He said 100 dollars. I said 100 dollars is six thousand rupees per month. Then he says why it can't be 50 dollars. I said that is even three thousand rupees per month.

When a person (most of the people in rural areas) cannot give three meals to his daughter, cannot have shoes for her daughter, how can he give three thousand premium per month for the contribution. So a lot of fancy ideas have come in Mr. Chairman to look after people in Pakistan, *Alhamdulillah*, we have a structure now consisting of 947 hospitals in the nation, 4800 Dispensaries, Rural Health Centers we have 581 and Basic Health Units, we have 5995. Now if we can consolidate all these things then all the Tertiary Care Hospitals and all the provincial hospitals can provide total free medication to the people of this country. If just something, say four hundred rupees and get an appendix operation. Where is the will, can you get an operation for one dollar for appendicitis? So a lot of good things are happening in the country also.

I would like to answer some of the immediate things that the honourable Member Gulshan Saeed pointed out, I think two things; I said this thing before, in about five Cabinet meetings when a lot of cases from Sindh of hepatitis came and I told the Prime Minister that Mr. Prime Minister, this is not on the agenda right now of the Cabinet but my

colleagues are here, we discussed it and I would like to take this and discuss this. In the meeting, I said to the Prime Minister that Mr. Prime Minister if we control two things and that is what all over the world, if you control water and blood, you can control 75% of the diseases in the country. After that talk, we came out with the 2.59 billion hepatitis control programme for the country. Whereby we have already started the same Water Drinking Programme which came out for 3 billion and spent about 30 million which the President and the Prime Minister are now taking a lead in that. So, it is incumbent on the government to provide clean water and safe blood transfusion and practice it within the nation. This is exactly what we are doing and this is exactly what the honourable Senator said and that is our focus.

I am so glad that she said that there is a Control Programme. We have a strong National Hepatitis Control Programme whereby *Insha Allah* we will be treating five thousand patients for hepatitis. Now on this thing we also are on the preventive side, for example the biggest focus that I have right now is that if we want to make Pakistan polio free, in 1990 there were nearly 15000 polio victims in the country. This year Mr. Chairman, we have only 14 and we are on the verge of eradicating polio. So, this is my focus and we want to eradicate polio and then go on to get the immunisation programme strong to get it a nice coverage. For example, two years ago we had 54%. The last year we had about 73% of immunisation that took place but last year polio was 99.7% and we want an increase in this coverage of immunization. I don't want focus on polio

because we want to go forward and make Pakistan polio free this year
Insha Allah.

The other thing she said (the honourable Senator) that *Baitul Mall* and I think the system is too combersome. We want to make it more simple. We will look into that, there is also a question of domicile and we are talking about the imported machines. I think there was a tendency years by but I don't want to put blame on the people, there are lot of machines imported from different parts of the world, from Czechoslovakia, from Brazil from any country and there was no after sale service. What we are doing now is that there should be firms who have after sales service in the country. The honourable Members are right that there is so much equipment which is lying because they are from different resources and there is no basic maintenance and there is no follow up there.

Begum Pari Gul talked about the NIH, I think on the anti snake and anti rabies she is absolutely right. We produce about 60% of the total nation's need through the National Institute of Health and we are supplying to most of them and have told to the Provincial Governments that wherever there is a slight deficiency, they can import duty free for that particular consumption period. We are now looking and telling all the provisions but 65% is taken care by the National Institute of Health and we are relying on that.

Dr Nighat Agha also talked about that, I think I have just talked about that and also generic medicine. She has a point but the world is getting a smaller place. We have globalisation today and you have to

live in the world. There are lot of things I would like to do, you would like to do, to live in utopian World but that does not exist. Unfortunately with globalisation, multi national companies are becoming so strong but still, inspite of that I think in the country today we have a choice, we have, for example, Aspirin which is just of two paisas and we also have 10 paisas. It is like buying a car. You have a 1300 CC or 1600 CC car, You have Toyota, you have a KIA, You have a Mercedes and you also can buy expensive cars and the choice is yours. Brand names are becoming unfortunately or fortunately, very important and hence the multinational companies or the good companies, with their name brand charge a different price. But we have left it to the market, let the market and the market consumption decide. So there is still a lot of choice.

Dr. Nighat Agha, we are looking and we have also talked with the Prime Minister, we have a new inventive way. You can do three things, to send doctors to the rural areas. Either you can force them or you can give them financial and other incentives which we are doing right now and the third is, which Iran and India is doing as I talked with the Prime Minister, we are looking at it in the Cabinet. What I am saying is that we should like in Iran or in India that every doctor after qualifying must spend one year in the Rural Health Centers and the only way to do that because 50% will go in the Urban, 50% in the Rural and in six months they change over. So, in actual fact a doctor will only go for six months and after six months you have a new batch and they will go away and with modern computers and things there will be a senior doctor

monitoring these 20 doctors. This is how we are saying and nobody will get his degree unless he spends one year in the rural area. So that is one of the things that we are looking at. Also at the herbal medicines, we have the traditions Medicine Bill coming up in the National Assembly hopefully in this session which will take care of a lot of things.

Mr. Presiding Officer: I think our basic problem is implementation of goods things. We have been hearing this and saying this over the last ten years. But I think when it comes to implementation, the senior doctors' sons never go to villages.

Mr. Muhammad Naseer Khan: But this is, Mr. Chairman, what we are working. Iran is working, they just do not get a degree till this period is spent in the villages. You know, this is what we are thinking. Hopefully we will come to some solution.

The other thing, Mr. Chairman, Senator Nighat talked about agriculture pesticides. There is a point there right now. There are a lot of things going on. I think the Ministry of Agriculture is looking at that, very forcefully.

Begum Fozia said about the quacks. That is a very important factor. This is coming in the Traditional Medicine Bill that is coming in the National Assembly which will take care of the quacks. She also talked about TV where clinical doctors are coming and giving a lot of advertisements. For example, I heard one doctor is saying that he has cure for Hepatitis C. So, I told the Secretary that he should phone him up

that he should immediately fly to the United States and register that drug, because he will make not millions but billions because there is no cure for Hepatitis C. Today if somebody has a cure for HIV, so just go and get it registered. So, lot of these ads are misleading and we have a Secretary who was the former Secretary of Information, we are looking at it very seriously.

Naeem Chatha Sahib also talked about the expensive medicines. We made a survey around the surrounding countries, both in Iran and also India. 53 % of the medicines are cheaper in Pakistan and that comes as a surprise. Most of the expensive medicines in Pakistan was a cardiovascular which was cheaper in our next door neighbours. So, it is not so and the quality of our drugs is also extremely good.

The legal medical report, I think Naeem Chatha Sahib is absolutely correct and that is why we have a legal bill passed last year and that is before what was happening, there was a corruption. Whenever something is to happen the SP and the medical legal reporters were being manipulated. Now we made the doctors basically responsible that whenever something happens, the SP will be out till he makes a medical report. Now he is working on the ethics of the doctors and hopefully see that these are implemented.

Sir, I just talked Mrs. Khurshid Bhrocha, she is also the Chairman of the Senate Standing Committee and I think she has a tremendous responsibility on her shoulders to guide healthcare. She has a great opportunity to guide us and tell us what to do. What she said

about implementation, Mr. Chairman, that is what you said and when I have made a speech I always say that in Pakistan we have to do three things i.e. implementation, implementation and implementation. If we talk less and do more a lot of things will happen. I totally agree with you about the MDGs which is absolutely right, the Millennium Development Goals are a critical global commitment that Pakistan has in all the countries. In fact UN meeting that is going right now where the President has gone is primarily on the MDGs and out of 8 MDGs, three are health related. So, there is nearly 30-40% of the MDGs are related to health and we are looking at it very seriously.

The other thing she talked about was women doctor not available in the rural areas. Now here I would like to appeal to the women doctors. Even the women are talking so much that that nobody goes to reach out to its women folk in the rural areas. They sit here, talk here, it is incumbent on the politicians Senators and MNAs to make this happen. It is time for the educated women doctors to reach out the unfortunate women in the rural areas, that is the only way to go forward. So, I think there has to be much more advocacy on the women side.

Senator Tanveer Khalid she talked about population growth I am so glad, one of the things that really happens on population growth, that population grows by 1, 2, 4, 6, 8, 16 and 32, by the time you reach 5, the population has already reached 64. So, in no way the infrastructure can ever meet the population growth. So, it is really important to look at the population growth and the other thing is the civic sense. Now when you

look at the mountains, in Switzerland or elsewhere you never see the mess there because the people are picking up the garbage, they are not throwing it out of their cars, and the valleys are clean. Look what happens to our mountains. There is so much going on because civic sense is not there. Hence we have to self-criticise ourselves. It is time that the population should be taken into confidence. No government, no policy can be implemented unless the people cooperate and work with the government. She also talked about sewerage pipes. Absolutely right, lot of investment has to be done on the water supply and also on the sewerage. Unfortunately sometimes in our old system water supply is going with the sewerage together and sometimes they burst, they intermix also. Usually, it is always the left side, the fresh water goes on the road and the right side takes the sewerage. But this is a bad planning initially. I am so glad she praised Sheikh Zaid Hospital. I think if she goes to PIMS and JPMC Karachi she will find a similar thing also there.

Free medicines, I talked about it and Mr. Chairman, I just want to say that I want to thank Begum Yasmin also that on the basically anti-snake and anti-rabies medicines we provide it to Badin but wherever the need rises, *Insha Allah*, we would rise to the occasion and do the needful. Further I just want to say, Mr. Chairman, that the Ministry of Health is alive to the situation. We are working and we would like to see the Senators and the Senate Health Committee guiding us so that we can do a better job. Thank you.

Mr. Presiding Officer : This brings us to the

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, Your honour has no doubt the grievance or the complaints made by one Senator. I would like to have the reply from the learned Minister about that grievance and I think that if that grievance is not redressed that may amount to something else and we would like you to have a reply to the grievance.

Mr. Presiding Officer: On Wednesday. I think the Minister is himself alive to it and I am sure he will apprise you on Wednesday next sitting. I will request now Mr. Ahmed Ali to help me out of the Chair for a short while. This brings us to the end of the motion No.2 and we will pass on to motion No.3, over to Mr. Ahmed Ali.

(At this moment Mr. Ahmed Ali occupied the Chair to preside)

(Interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، Shortwhile کا لفظ استعمال ہوا ہے تو اس لئے

مناسب نہیں۔ Now we come to the motion. Yes, please.

Senator Hameed Ullah Jan Afridi: Mr. Chairman, thank you. Sir, if you allow me, I need a small clarification from the Health Minister. We really appreciate the policies regarding health. He has mentioned that billions of Rupees are going to be invested in all Pakistan. So, I need a clarification that is FATA included in that or not? It was regarding the hepatitis and clean drinking water for the people of Pakistan. Thank you.

Mr. Muhammad Naseer Khan: Absolutely.

Mr. Presiding Officer: Now, we come to the motions, Mr. Nisar Memon Sahib. Please move the motion.

MOTION

Re: SAFE DRINKING WATER FOR ALL AND A FIGHT AGAINST
WATER BORNE DISEASES.

Senator Nisar Ahmed Memon: I move the motion that House may discuss the Government policy in providing safe drinking water and combating the water borne diseases.

Mr. Presiding Officer: The House may discuss the Government policy in providing safe drinking water and combating the water borne diseases.

(The motion is accepted)

Senator Nisar Ahmed Memon: Thank you Mr. Chairman. I believe that this subject is not only important for the people of Pakistan but it relates to the people of the world because when we look at the various dimensions of the subject, we will find that we are inter-related, inter-connected with the international environment. However, to start the subject to present to the House my views on it, let me quote the Preamble of the Constitution of Pakistan.

Mr. Chairman, in the Preamble of the Constitution on page No. 2, para No. 2 and I will refer that,

"Wherein shall be guaranteed fundamental rights"

and it goes on to speak about the social justice. I believe very strongly

that social justice means that all the citizens of Pakistan will have the basic availability of clean and safe drinking water. We go on to look at the Constitution. Article 24, Sub-Article No. 3(e) and there we again see that in the Sub-Article No. 3(e), (ii) when it relates to providing the housing, there is clearly indicated that the Government law provides for the water supply and the sewerage. It means that it is recognized in the Constitution that the people of Pakistan have the fundamental rights to social justice and in that when it is related to the housing and living, they must have clean water supply and very clear working system.

So far as the sewerage is concerned and we look at the Article 38(d), Mr. Chairman, we find that the State has a responsibility, and responsibility is clearly spelled out in Article 38, talking about the promotion of social and economic well being of the people of Pakistan and Article 38-(d), it talks about providing basic necessities of life. I strongly believe that basic necessities of life for any human being whether it is Pakistani or citizen of the world, he has to have a safe drinking water and has an ability to be treated well when it does need the treatment.

Now, Mr. Chairman, when we look at the entire question of water which is so important for life, then we find whether the human should drink it. The people of Pakistan have different sources to go on and one of the source is ground water. Now, we must recognize that when we talk about the ground water, there are indications as studies very clearly tell us that there are arsenic deposits that are coming up in the ground water.

The people of Pakistan, the Government of Pakistan and their executive have to understand that when we depend on the ground water to the tune of 40 to 50% of the drinking water, it also has inherent difficulties to face.

Then we have a surface water. Now when we talk about the surface water, we all know and you Mr. Chairman, when you come from Karachi, you pass through the Thatta District, we will find that the Karachi is being supplied close to Gujjo and this canal is a very open one, entire canal, the surface water are not closed, they are open and then they are treated somehow or the other. Karachi's privilege that it is treated at Dugloty before it enters the pipelines but the question is; are all the people of Pakistan being supplied the surface water after the treatment? The answer Mr. Chairman is "No". They are not provided that. So, you can not imagine the plight of the people when this source, which provides the life to the people is not closed, it is open and when it is open we all know that there are all kinds of bacteria and other contaminations and the pollution goes with it particularly in a country where we have a literacy rate which is shamefully low, shamefully low for all these years.

The people of Pakistan recognize that the governments in the past were responsible for this plight and therefore, the water can not remain clean and safe. Of course, there is a third source of supply which is the sea water. You know that Karachi is developing that but then how much of Pakistan, Karachi is only 10% of Pakistan, the rest of the 90%

doesn't have this source available to them and therefore, limitation to that. Then finally the rain water, and the rain water has its own advantages and the difficulties also.

So, today as we talk about the safe drinking water, Mr. Chairman, I went from here, I missed the session on Friday to be with the people of Karachi, because I am as Senator elected by Sindh Assembly and from Karachi which is the home town, therefore, I was there with them. There I spent two days, Friday and Saturday. I visited and I found myself, I am not only going to show the reports because the reports of course, are there but this is something that I am presenting to you, to the Senate, to my colleagues here, the facts that I have seen with my own eyes. I must also submit to you that I was happy at least that there was a Senator, I represented all of us whether it is from the Treasury or from the Opposition but there was one Senator who went there in addition to the other gentlemen who may have been there. And what did I find? I find the reports that were there, they were quite correct, the Newspapers report was quite correct. What had happened is that the sewerage system, as the Minister pointed out, got intermingled with the supply of water. The people continued to drink. They had a tremendous effect of the diarrhoea and as a result of this 9 people till last evening when I was there till six O'clock, I have no reading after that, there was 9 deaths both in the Awami Colony and in Dawood Chali. I visited their homes. I offered condolences and I was also very ashamed that while we drink here, in fact, in these Houses we drink mineral water, they didn't even

have a safe water and they lost their children. The future of Pakistan is exposed because they could not take it and whoever is responsible will come to that.

Something that I would like to report to you and to the House is that the government whether it was a local government, or a provincial government or a Federal government, they responded very well to the emergency and even though there may have been beds where there were two kids lying there but both of them had the interveins, they were getting the treatment there and the medicines were there. So, if at all anything to the contrary reported, I must report that I was satisfied that our response to this emergency in terms of everybody mobilizing after or within 24 hours was reasonably accepted and it responded and there was not a single death which was caused when people came to the hospital. They all *Alahmdulliah* were saved, children, women and men. However the ones who died, they died because they were not brought into the hospitals. They died perhaps unaware that this was the Diarrhoea related to the water and they died because of this.

So, I think while our response was reasonable there was no law and order situation and treatment was being given to them. However we can not become passive Mr. Chairman about this. The root cause, we must say the root cause is that some agencies of the executive somewhere, whether it is Federal or the Provincial or the Local irrespective of that have failed, have failed miserably in stopping. However after that I am happy that they were providing, the bousers

were coming in, the Rangers and the local administration was providing the clean water. How clean I have already shared with you when the open water comes in. However, in a situation like this the positive aspect is that we met the challenge, negative is that we have to identify the root cause, we must bring those people to the book. I demand that this House should appoint a committee which should persue with the government's Executive branch that they are brought to book because this to me is a murder and the criminals must be charged with murder exactly the same way if someone takes a gun and shoots some one. It is killing of the young Pakistanis and the future of Pakistan, nine of them have lost their lives and somebody is responsible. If we do not do it Mr. Chairman! we will continue to see and when I say we will continue to see it I am looking at the past. Is it not the fact that in the last two years we have frequently witnessed such incidents. This was today Karachi. Yesterday Mr. Chairman, was Hyderabad, we were complacent but nobody was punished, not to my knowledge. When it so happend in muncher lake a release was made from the muncher lake knowing that this is forgedness and there was a justification that it is the quantity which is internationally accepted. If it was internationally accepted how the people died where is a report Mr. Chairman, we can't go on like this Mr. Chairman, the people must be brought to book because yesterday we allowed Hyderabad, day before we allowed Dadu and another day we allowed muncher we allowed Qamber Ali Khan, Jaccobabad, Multan, Lahore, Khuzdar in Balochistan and where is our friend Mr. Naseer

Mangel, his own home town was affected and then we also had Peshawar. I have all the news information, reporting of all of these presses and I don't want to go on but I will place it on the record that all of this has happend and what did we do? There has been no reports here. So, if yesterday we had stopped, 9 children Mr. Chairman would have been saved and many more would be saved if we were wakeup now.

Now let me also share with you Mr. Chairman, that what are the figures that we are talking about. More than 3 million Pakistanis and this is a report so I must look at the report to present it least I present a wrong figure This is an Article by Mr. Shabbir Sarwar which says more than 3 million Pakistanis become victims of water borne infections annually, of which 1.2 million die, its not 9 its 1.2 million died among them quarter of a million 250,000 are children of five years of ages. How many have been punished, how many have been hanged, how many have been sent to gallows who are responsible for all our children? None Mr. Chairman. Who succummed into Diarrhoea and vomiting, we also know that the Pakistan Council for Research says, and here in the report Mr. Chairman, it says more than half of the population of Pakistan did not have access to clean drinking water. What kind of a society Mr. Chairman, we want to built? What kind of industrial development and Agriculture development it is. We are talking of economic development, when the people of Pakistan 50% are deprived of clean water and those 50% are not Senators, they are not MNAs, they are not politicians, they are not doctors, they are the poor people probably whose voices do not

reach here and today it is our responsibility to become their voices because I have seen yesterday and day before Mr. Chairman, so allow me, you will pardon me for being emotional because I have seen how a mother has lost a child and a father has carried the corpse of two years or five years old and still they are suffering but yet they have faith in God, that's right. It is not the faith in us, in our political system or in our Executive system, it is the faith in God that is driving them and carrying them on.

So, Mr. Chairman, this report says very clearly, "Our population did not have access to clean drinking water and it is very amazing that there is no concept of Safe Drinking Water Act in our country". I would like to see it we are the legislators where is The Safe Drinking Water Act. I think, I am very disappointed right now that except for the great Minister and I tell him, he is really a great Health Minister, the Environment Minister is missing, the Water and Power Minister is missing, Information Minister thank God is here and I am grateful that she was to leave but she waited to represent the Ministry here and we also see that others concerned are not here because I don't think, we believe it is important enough to see that the people are dying. We have become complacent, we have become insensitive and when the society Mr. Chairman, has become insensitive, there is very little hope for future. Even the leaders like President Musharraf will find it extremely difficult, if the rest of the people and the responsible people are not sensitive. So, I think, you will agree with me that we need to be clear at all these things.

I would like also to share that UNICEF has reported Pakistan's 40% hospital beds are occupied with the patients suffering from water borne diseases. I am sure that the Minister of Health knows about these things and there is another report that I want to share with you Mr. Chairman and I am quoting from this water quality status in Pakistan, this is the report which was released in June 2004, I do not have any updated copies after June, 2004 but I will be contented to present this Pakistan Council Research on Water Resources. Ministry of Science and Technology Government of Pakistan, it is no other than our own Ministry giving us the report and what they are saying? They are saying in the conclusions, there is a big report and by the way there is one very useful chart which talks about various sources or parameters of contamination. They talk about most of the drinking water samples in the survey, cities are found to be fit for consumption with respect to physio chemical and arsenic water parameters. Then it goes on to say, "the analysis of the water quality due to bacterial contamination in the country is generally poor and it did not come as a surprise to us because we all know that often we all face these problems and it is that all the samples were found," the report is saying, "All the samples collected in phase-1 and 2 and 3 were found contaminated with choliform and echol bacteria. It goes on to say " In phase 2 samples none of the cities were found free from, none of, let me repeat it, in phase-2 samples, were collected, none of cities, were free from bacterial contamination which means that we have bacterial contamination in all the samples. And in samples excess of arsenic and

fluoride concentration beyond safe limits and water is also a cause of concern in some areas. Then fluoride hazards in water were found in Quetta, Kasur, Karachi*, Loralai, Faisalabad and Bahawalpur. Iron is another element which was found in excess of safe limits in samples collected from some of these cities.

The other parameters detected in those water samples were Sodium Sulphates and totally dissolved solids. All of these, obviously had added to the disaster of the situation. I think we cannot be again complacent, what are the various sources telling us that all of these exist at this point and time. Mr. Chairman, you and I are the privileged 2 to 4% of the Pakistanis who drink the mineral water. I was checking up with one of my staff members and I said, what do you drink at home? He said boiled water and I told him that you are among 7 to 10% of the Pakistanis who drink this filtered or boiled water. Rest of the 86 to 91 % of people of Pakistan are at the mercy of the regular tap water of which I have already described the situation.

I have brought this to the House to present you the magnitude of the problem which we can solve easily. I can stand up and say well, these are replies of this but I think it requires the soul searching, it does not require a response right away, it requires to soul searching that is this Pakistan that we want to built. Is this the Pakistan of Quaid? Is this the Pakistan of President Musharraf? The answer is "no", it is not. Now having said this I would like to go finally to one of the other aspects, while I understand that these diseases are there but what generally are

the diseases? I will quickly like to mention that those are caused when the water is contaminated by the human, animals and the chemical waste.

Now, here again we have to see, are we really controlling all of these because all of this add up to the diarrhea, malaria, cholera, bilharzia and apart from bacteria. Recently it was also found some where in Lahore that the contaminated water affected, the neuro system and people have been affected the bones and the neuro system has been affected. So, I think the magnitude is high. I would say that I can go on and on but that will be a little longish deliberation, therefore, I come back to the fact that right now what we need to do is to see what are the Government policies? I think it's very clear Government policy. President Musharraf has very clearly spelled out his focus on education and safe drinking water which means that he realises that this is so important that it is the focus of the President of Pakistan. Now what is the focus of the Prime Minister of Pakistan, I am sure that he has indicated when Karachi situation happened, he gave a statement saying how concerned he is and what efforts they are doing.

Now, finally I want to remind that last time when I stood on a point of order on June 3rd and I would like to draw the attention of the honourable Minister of State that this is the time we should listen and you can discuss later on some of the issues but he is still concerned about some more important issues rather than this issue. Please, because it's very important that you are the member of the Executive, listen and help the Health Minister because you are a team member. Minister of

Health on June 3rd said in response to my question that 3 Billion Rupees safe drinking water plan will come soon. That was the statement and I leave it to him to tell us when is that "soon" is soon.

Finally, now I would like to go on that desire is there, Government policies are there but what is needed is to see that the repetition on these acts, all of these do not take place because you need to change the pipeline, I will come to that later on. But now let me go to talk about the very important thing, about the world wide situation because when I was thinking of it I said is this for Pakistan alone and I think it will be not fair to talk about Pakistan alone. Let me balance it out by the world. Today, the World Health Organization has estimated that about 3 million people per year contract malaria. So, we are not the only one. While one million died from it. Water borne diseases in developing countries, as based on WHO report, are responsible for 80% of population illness and death. So, almost 250 million new cases are from water borne diseases each year that kill about Ten million people. Every eight second a child dies in the world from water contamination. 10 thousand people die everyday from water and sanitation related diseases. 1.5 million people are infected with the Hepatitis-A annually.

So, what I wanted to say is that Pakistan is a part of the global situation and we need to find the answers together but that answer will not be found by common man. It will be found by Government of Pakistan. That is their responsibility and they will have to do it.

I would like to close on the world situation by just leaving this

House on the thought and just, let us take the mega city of Pakistan Karachi because they have the best availability, I am not going to talk about the Khuzdar, I will talk of Karachi. Karachi's population is 10.9 million while Seoul is 10.3 million. Think about the same population I have selected the case. Water production in terms of meter square is 2.1, there it is 4.0 which means that population being the same, the water production is twice as much. So, we have a reduced level of water. We have only 58% water coverage. Their 100% population is covered and when we talk of sewerage access, we have 50% sewerage available. They have 98% and 24% our availability of the water and services. We have zero percent, they have hundred percent and when we talk of the meters that are connected, we have 0.3%, they have 99%, their meters that are connected.

I wanted to draw the attention of this House that the countries like Korea do not progress. They have the same level of progress in fifties. Why did they go higher because they focussed on all the issues like water also. If we were to go like Korea then I think we will to have commit ourselves to all of these things and enclosing, I will say, it is very important that we look at the root causes. I believe that the root causes are the following:

Our recognition of the citizens' right. I do not think, as a society we recognize the rights of the citizens. So, that is the root cause therefore it is needed to be addressed.

Another root cause is the poverty because if there is poverty

people will never be able to have safe water. They will never be able to boil it even they have gas to boil it, they don't have education to boil it. Poverty is a curse and that curse continues and that is taking the toll of the people of Pakistan. Therefore, we need to address the root cause. We also have to address root cause of safe water availability through the pipes which are not changed because they get contagious there if you don't change them. For the last 40 years we have not changed the pipelines and therefore, you have unhealthy pipelines. So, where is the change, where is the money and where is that allocation? We have a social responsibility also. That is the root cause because somebody is suffering and we just think that we are OK and therefore everything is alright.

I think the problem lies in water distribution system. If the Rangers could give water, somewhere the water is coming and if the bowzers are coming from somewhere else, Defence society at one point of time used to have those problems but not today in Karachi. If water was there, it was the distribution system which was the problem.

If we now just go into rural, pumping of the fresh water is a very dangerous thing. They have the containment and we have to look at it. Agriculture drainage where fertilizer is used and where we find that the pesticides are used, all of that is affecting the rural poor life because they are mixing, alongwith the cattles and therefore they are drinking the same water. There is an excessive use of fertilizer. Then river contamination is taking place which is affecting the rural life. So far as the urban areas are

concerned, when the houses are made, is there a proper water system? Is there a law for sewerage and is that being implemented? How could somebody come in? It is the poor man who puts a plastic pipe into the lead pipe because he is poor, he must drink water. So, he does all this. Therefore, we must remove the root cause.

Public health. Are they doing the right job? My feeling is that they have miserably failed. We use to know that restaurants and the shops were checked by the health inspectors, where have they gone? If they are doing then may be they are taking *bhattas* and not checking properly.

We also have a major issue of industrial waste whether it is Faisalabad, Karachi, Kotri, Lahore or all around, do we have implementation of the law which exists. The sea is contaminated by fisheries and mangroves are affected. Now, in urban and rural, enclosing I say, thanks God, local government system the ordinance that came in 2001, water and sanitation now are assigned to the towns and to the tehsils, therefore, there should not be any problem.

Now, I would like to say while these are root causes, I think the action plan has to be there. We should define the policy. Here the ministers must now listen to this particular thing that they must define the policy and the aims and objectives must be clearly defined. They must strengthen the institutions and build up their capacity and they must have better water management practices because this is the most important that if they were to do this then I think they will end up in a

better situation certainly.

While the Minister talked of the millennium goal, I end up now with one question to my colleagues here. There are millennium development goals which Pakistan has committed that by 2015 to reduce by half the proportion of people without sustainable access to the safe drinking water and by 2015 to reduce half the proportion of people without access to basic sanitation. My question, Mr. Chairman, is what are the plans to achieve this, how will they be achieved? This is the question, the poor man in the street, in the rural - urban is asking us and we must go back to them assuring them that government means business and they will punish the guilty, they will implement the plan that they have committed. Thank you so much Mr. Chairman.

جناب پریڈائیٹنگ آفیسر، وسیم صاحب! میں دیکھ رہا ہوں کہ very important discussion ہو رہی ہے اور Minister for Water & Power تشریف نہیں رکھتے۔

I know he will take care of the Health Minister صاحب تشریف رکھتے ہیں، situation.

سینیئر وسیم سجاد، آپ ان کو حکم جاری کریں ان کو آنا چاہیے۔

جناب پریڈائیٹنگ آفیسر، نہیں، آپ ان کو بلائیں، وہ قومی اسمبلی میں ہوں گے۔ یہ بڑا اہم معاملہ ہے، ساری قوم کی صحت کا معاملہ ہے۔

سینیئر وسیم سجاد، آج آپ کرسی صدارت پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک اعلیٰ منصب دیا ہے طاقت دی ہے تو آج آپ حکم کریں۔

جناب پریڈائیٹنگ آفیسر، میں کہہ رہا ہوں ان کو بلایا جائے۔ اس معاملے سے چاروں وزیروں کا directly concern ہے، environment minister ہیں، وزیر صحت پیٹھے

ہیں، انفارمیشن کے وزیر بیٹھے ہیں آپ Water & Power Minister کو بلائیے۔

سینیٹر وسیم سجاد، ہمارے وزیر صحت اس issue کو on behalf of the

Ministry of Environment handle کر رہے ہیں، وہ اس کا جواب دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وزیر صحت ماشاء اللہ بڑے قابل ہیں and he can

handle it very well لیکن مسئلہ ایسا ہے کہ وزیر برائے وائر اینڈ پاور کی موجودگی میں بہت

زیادہ فرق پڑے گا۔ آپ ان کو بلوائیں اور وہ یہاں پر آ کر جواب دیں۔

Ch. Nauraz Shakoor Khan (Minister for Science and

Technology): Mr. Chairman, I would like to point out two things

regarding the provision of clean drinking water in the country. In this

regard ministry of Science and Technology, they submitted the report to

the Prime Minister of Pakistan and the Cabinet. We have taken up this

issue very seriously and even President and the Prime Minister of

Pakistan, they assured that safe drinking water will be provided to every

citizen of Pakistan by 2007. The Federal Government has directed all the

provincial governments to have a complete survey of their sewerage

system as well as water supply network. The Provincial governments,

they have also taken up this issue and I think by the end of this year or

mid of next year *Insha Allah* we will come back with concrete results and

target remains the same as safe drinking water to every one by 2007. The

remaining report regarding what steps are being taken by the

Environment Ministry as well as by the Health Ministry, I think Mr.

Naseer Khan is present in the House, he will apprise the honourable

Members and this House. Thank you sir.

سینیئر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! اس issue پر کہ صحیح اور صاف پانی لوگوں کو ملنا چاہیے۔ جناب میمن صاحب نے بڑی مدلل اور لمبی گفتگو کی ہے۔ دراصل یہاں پر مسائل ہیں۔ ایک مسئلہ ہے پانی پینے کا ملنا اور دوسرا ہے صاف پانی ملنا۔ ہمارے بہت سے علاقے ایسے ہیں، پنجاب میں بھی ایسے علاقے ہیں جس کو بڑا advance صوبہ کہا جاتا ہے کہ جہاں پینے کا پانی بھی ملنا مشکل ہے اور اگر ملتا ہے تو وہ contaminated ہوتا ہے۔ حکومت کی توجہ گو اس طرف ہے لیکن اس کی طرف اور توجہ دینا ہوگی کہ کم از کم وہ علاقے جہاں پینے کے لیے کوسوں دور سے لوگوں کو پانی لانا پڑتا ہے سب سے پہلے پینے کے پانی کے لیے خاطر خواہ وسائل مہیا کیے جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بعض ایسے علاقے ہیں جن میں بہت سی efforts کرنا پڑیں گی۔ جن پر سرمایہ بھی لگانا پڑے گا لیکن جناب والا! یہ ایک بنیادی ضرورت ہے۔ یہ ہر انسان کی، ہر طبقے کی، ہر علاقے کی، تمام لوگوں کی بنیادی ضرورت ہے اس لیے ان علاقوں کی طرف بھی توجہ دینا ہوگی جہاں پانی پینے کو نہیں ہے اور پانی نہیں ملتا۔

جناب والا! دوسرا سوال یہ ہے جیسا کہ قرار داد میں انہوں نے فرمایا ہے کہ پینے کا پانی contaminated ہے اور صاف پینے کے پانی کے لیے کیا اقدامات کیے گئے ہیں اور ان سے کیا خطرات ہیں۔ جناب! Health Minister تو مجھ سے بہت زیادہ واقف ہیں کہ اس کے کیا مضر اثرات ہوتے ہیں اور عوامی صحت پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ لاکھوں جانیں کس طرح ضائع ہو رہی ہیں اس کی بنیادی وجہ پینے کا صاف پانی نہ ملنے کے ہیں۔ جناب! پینے کا صاف پانی کے متعلق عرض کروں کہ جہاں تک وسائل کا تعلق ہے میرا خیال یہ ہے کہ بہت تھوڑی کوشش ہے Federal Government کی یا Provincial Government کی کہ لوگوں کو پینے کا صاف پانی ملے اور جہاں پانی صاف ملنے کے وسائل موجود ہیں یا مہیا کیے گئے ہیں ان میں خاطر خواہ انتظامات نہیں ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ دیہاتی علاقوں میں چند جگہ پانی کے reservoirs لگانے گئے ہیں لیکن اس کے لیے حکومت پہلے اس کے انتظامات کرتی تھی اور اب انہوں نے انتظامات کرنا چھوڑ دیے ہیں اور وہ اب Local Councils پر چھوڑ دیے گئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ وہ reservoirs بند پڑے ہیں اور ان کا کوئی پرسلان حال نہیں ہے۔ وہ بجلی کے بل

ادا نہیں کر سکتے تھے۔ وہ جو ایک scheme جاری ہونی تھی اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ اس پر Federal Government بھی توجہ دے اور اگر آپ کا ارادہ ہے کہ عوام کو پینے کا صاف پانی ملے تو ان reservoirs جن کا آپ نے انتظام کیا تھا ان کو تو کم از کم آپ دیکھیں۔ یہ کہیں گے کہ یہ صوبائی معاملہ ہے اور یہ Public Health کا معاملہ ہے یہ صوبائی حکومتوں کو کرنا چاہیے۔ لیکن جناب! جب اس floor پر یہ مسئلہ آتا ہے تو پھر ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم یہ بات کہیں کہ خواہ صوبائی حکومت ہو یا خواہ Federal حکومت ہو وہ کم از کم اس اہم مسئلے کی طرف توجہ دیں اور وہ یہ انتظامات کریں کہ جہاں جہاں بھی ہم نے reservoirs بنائے تھے، جہاں ہم نے facility مہیا کی تھی ان کے لئے خاطر خواہ انتظام کریں۔ آپ کی یونین کونسلیں یا آپ کی لوکل کونسلیں ان کو چلانے کے قابل نہیں ہیں۔ اس لئے کہ وہاں پر taxation کوئی نہیں ہے۔ وہ صرف اور صرف آپ کی امداد پر انحصار کرتے ہیں کہ صوبائی حکومت کی طرف سے جو امداد آئی وہ انہوں نے صرف کر دی، اس لئے وہ بند پڑے ہیں۔ میرا نہیں خیال کہ صوبائی حکومتیں بھی آئندہ صاف پانی پینے کے لئے کوئی خاطر خواہ رقوم خرچ کر رہی ہیں۔ جناب والا! دیہاتی علاقے کا رستہ والا بھی اسی طرح مستحق ہے جس طرح شہر کے لوگ مستحق ہیں۔ مجھے بھی پینے کے لئے صاف پانی دیا جائے۔

جناب والا! میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جہاں تک شہروں کا تعلق ہے، دیہات میں تو خیر سولت ہے ہی نہیں۔ دیہاتوں میں اگر سہولیات نہیں ہیں تو شہروں کی سہولتوں کا حال بھی میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ جناب میں اس شہر کا ذکر کروں گا جو میرا شہر ہے۔ گوجرانوالہ شہر کا میں عرض کروں گا کہ گوجرانوالہ میں جتنی تکلیف صاف پانی مہیا نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ جتنے لوگ Hepatitis کا شکار ہو رہے ہیں میرے خیال سے کہیں اور نہیں ہیں۔ facts and figures جناب میمن صاحب نے بھی دیئے ہیں لیکن میں ان کو بڑے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جتنی Hepatitis اے، بی اور سی گوجرانوالہ شہر میں ہے، جتنی ہمارے علاقے میں ہے اور وہ اسی لئے ہے کہ وہاں پر contaminated water ہے۔ وہاں پانی کا صاف مہیا ہونا ناممکن ہو چکا ہے۔ وہاں سیوریج اور پانی ملا ہوا ہے۔ کافی عرصہ سے صوبائی حکومت کوشش کر رہی ہے لیکن وہ کوشش بہت آہستہ ہے۔ بہت کم ہے۔ بہت معمولی ہے۔ اس پانی سے

لوگوں کی صحت پر مضر اثر پڑ رہا ہے۔ لوگوں کو پینے کا صاف پانی نہیں مل رہا۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں چلے جائیں، وہاں سے اعداد و شمار منگوا لیں، جناب والا! وہاں سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اب یہ معاملہ ایسا نہیں ہے جو کہ میں حل کر سکتا ہوں۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جو لوکل آبادی حل کر سکتی ہے۔ یہ فیڈرل گورنمنٹ کی توجہ اور صوبائی حکومت کی توجہ کا محتاج ہے۔ جب تک اس پر comprehensive plans comprehensive plans پر میں یہ عرض کروں گا کہ وقت آپکا ہے کہ comprehensive plans نہ صرف شہروں کی سطح پر بنانے جائیں۔ بہت بڑا شہر ہے کراچی، بہت بڑا شہر ہے لاہور، ضرور بنائیے، لوکل کونسلوں کو associate کیجیے فیڈرل گورنمنٹ کو associate کیجیے، صوبائی حکومت کو associate کیجیے، جہاں بھی پینے کا پانی مہیا کرنا ضروری ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ جس طرح وہاں ضروری ہے اسی طرح پھوٹے شہروں میں بھی اور دیہاتوں میں بھی ضروری ہے۔ وہاں کے لوگ بھی اسی طرح عزیز ہیں۔ جناب والا! انسانی زندگی کی وہی قیمت شہر میں ہے جو دیہات میں ہے۔ وہاں بھی آپ کو پانی مہیا کرنا ہوگا۔ اگر آپ کے big plans میں، اگر اور سولتیں مہیا کرنے کے plans ہیں تو سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ آپ صاف اور صحیح پانی کو استعمال کرنے کے لئے لوگوں کو مہیا کیجیے۔

ایک بات اور عرض کروں گا۔ جہاں تک میں اپنے گھر میں اور اپنے دیہات میں پانی پیتا ہوں، مجھے معلوم نہیں ہے کہ میں کیا پی رہا ہوں۔ مجھے اس وقت معلوم ہوگا جب ڈاکٹر تجویز کرے گا کہ یہ بیماری اس وجہ سے ہوئی ہے کہ صاف پانی نہیں مل رہا۔ اب امراء تو mineral پانی پی لیتے ہیں لیکن غریب آدمی کہاں سے mineral water پینے۔ کہاں سے mineral water لئے۔ اس کے پاس تو وہ بھی غنیمت ہے جو ایک hand pump کے ذریعے سے یا ایک ٹیوب ویل کے ذریعے سے اسے پانی نصیب آجائے۔ جناب والا یہ کوئی comprehensive پروگرام نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں اپنا پینے کا پانی کسی لیبارٹری میں لے جاؤں اور وہاں سے چیک کراؤں۔ جناب والا! میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ حکومتوں کا فرض ہے کہ میرے دیہات کا پانی بھی test کریں۔ جہاں آپ رستے ہیں وہاں بھی پانی test کریں۔ دور دراز علاقوں میں بھی پانی test کریں۔ اب عام آدمی جو دیہات میں رہتا ہے اس کے پاس اتنا وقت کہاں ہے۔

جناب! اپنی مصروفیت کے پیش نظر یا وہ اتنا afford نہیں کر سکتا کہ وہ لیبارٹری میں جا کر پانی چیک کروائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ ہر جگہ کے پانی کو test کریں اور پھر اس نتیجے پر پہنچے کہ کیا یہ پانی پینے کے قابل ہے، پھر وہاں پر وہ وسائل مہیا کریں۔ یہ نہیں کہ لوگوں پر depend کیا جانے کہ لوگ جا کر اپنا پینے کا پانی test کروائیں۔ اس کے بعد کوئی comprehensive plan نہیں ہے۔ یہ تو میں محسوس کرتا ہوں کہ دور دراز علاقوں میں پینے کا پانی فراہم کرنے کے لئے، صاف پانی فراہم کرنے کے لیے کیا comprehensive plans ہیں حکومت کے، فیڈرل گورنمنٹ کے، صوبائی حکومتوں کے، میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ میں اس بات پر مطمئن نہیں ہوں۔ خواہ مرکزی حکومت ہو، خواہ صوبائی حکومت ہو، یہ عوامی مسئلہ ہے۔ اس عوامی مسئلے پر ہم توقع رکھتے ہیں، مرکزی حکومت سے بھی اسی طرح سے، خواہ ان کا subject ہو یا ان کا subject نہ ہو۔ خود کریں صوبائی حکومتوں سے کروائیں لیکن کم از کم یہ assure ضرور کروائیں کہ پینے کا صاف پانی مہیا ہو۔ Hepatitis کے امراض جو کہ صرف گندے اور غلیظ پانی کی وجہ سے آگئے ہیں ان کا سبب ہو سکے۔ یہ فرض ان لوکل کونسلوں کا ضرور ہے لیکن لوکل کونسل کا فرض بھی ultimately حکومت پر آنے کا کہ حکومت اس کی دیکھ بھال کرے۔ بہت سی لائینیں پرانی ہو چکی ہیں، بہت سی out dated نائیاں پڑی ہوئی ہیں۔ یہ کام اگر لوکل level پر نہیں ہو رہا تو حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس کو چیک کروائے۔ ان کو چیک کروانے کے بعد یہ assure کرے کہ لوگوں کو صحیح پینے کا پانی میسر آ سکے۔ میں ان گزارشات کے ساتھ اور اس اپیل کے ساتھ کہ جناب فاضل وزیر صحت اس معاملے پر بھرپور توجہ دیں گے۔ خواہ یہ صوبائی حکومت سے کروانا ہو، خواہ لوکل کونسل سے کروانا ہو، لوگوں کو اس بات کی ضمانت دیں کہ ان کو صاف ستھرا پانی مل سکے گا۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، گلشن سعید صاحبہ۔

سینیٹر گلشن سعید، جناب چیئرمین! میمن صاحب آج جو پانی کا مسئلہ یہاں پر لائے ہیں، میرا خیال ہے کہ اس وقت یہ سارے ملک میں بہت اہم ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ کئی علاقوں میں پینے کا پانی تو ملتا ہی نہیں ہے۔ جہاں ملتا ہے اس کی حالت آپ کو انہوں نے بھی

بتائی ہے۔ بھنڈر صاحب بھی بیان کر چکے ہیں۔ واقعی میرے بھی کچھ عزیز گوجرانوالہ میں رستے ہیں۔ آدھے سے زیادہ Hepatitis کے مریض ہیں۔ ان کو ایک ایک سال علاج کروانا پڑتا ہے۔ جناب والا! میرے خیال میں آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے under ground نالیاں سیوریج کی ڈالی گئی تھیں، ان کو تبدیل نہیں کیا گیا۔ ہر جگہ گندا پانی صاف پانی کے ساتھ مل گیا ہے۔ اب عام لوگوں کے بس میں یہ چیز نہیں ہے کہ وہ اپنے ٹیوب ویل لگوائیں۔ اس کے علاوہ کئی جگہ سیوریج سسٹم نہیں ہوتا، کنویں نکالتے ہیں سیوریج کے لئے وہ گندا پانی بھی صاف پانی کے ساتھ مل رہا ہے۔ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے اس کو حل کرنے کی فوری طور پر بہت زیادہ ضرورت ہے۔

میں اپنے وزیر صاحب سے التجا کروں گی کہ اس کے لئے ایک بہت بڑا پلان بنائیں۔ چاہے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے کہیں، لوکل باڈیز سے کہیں، چاہے مرکزی حکومت سے کہیں لیکن پانی کا نکاس ضروری ہے۔ ان علاقوں میں جہاں پر پانی موجود نہیں ہے۔ جیسے کراچی ہے سمندر کا پانی desalination plant کے ذریعے صاف کر کے لوگوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ان علاقوں میں، جیسے مری ہے، مری میں بھی پانی کی قلت ہے۔ پہاڑی علاقوں میں چھوٹے reservoir پانی کے لئے بنائے جائیں۔ پانی کا نہ ہونے کا بھی مسئلہ ہے اور گندے پانی کا بھی مسئلہ ہے۔ یہ دو مختلف مسائل ہیں جن سے deal کرنا ہماری حکومت کا فرض ہے۔ آپ نے دیکھا کہ پچھلے سال حیدرآباد میں کتنی اموات ہوئیں، کراچی میں ہوئیں، لاہور میں ہوئیں، گوجرانوالہ میں ہوئیں۔ گندے پانی سے ہیضہ پھیل جاتا ہے۔ نامیٹائڈ ہو جاتا ہے اور عام لوگوں کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ یہ بیماریاں ان کو کیوں ہوتی ہیں۔

جناب والا! قصور میں ایک جگہ پر لوگوں کی ہڈیاں مڑ گئی ہیں۔ وہاں پر کھالیں صاف کرنے والے کارخانے کا گندا پانی، پینے والے پانی سے مل رہا ہے۔ جب وہ پانی پیتے ہیں تو بچے deformed پیدا ہو رہے ہیں لوگوں کی ہڈیاں خراب ہیں۔ میں نے اس کے بارے میں ایک لمبی رپورٹ، پڑھی تھی کہ قصور میں اور کئی ایسے دیہات ہیں جہاں پر کارخانے ہیں اور وہ ان کا فضلا پانی میں ملا دیتے ہیں۔ اس چیز کا بھی خیال کرنا چاہیے کہ کارخانے یا فیکٹریاں ایسی جگہ پر ہوں جہاں سے لوگ پانی نہ پیتے ہوں وہاں پر رہائشی علاقہ نہ ہو، دوسرا بھی سانس کے لیے نقصان دہ ہے اور پانی بھی پینے کے لیے نقصان دہ ہے۔ جتنی سیوریج کی نالیاں ہیں ان کو پینے کے لیے

پانی سے بنا کر نیا سیٹ اپ کیا جانے، نیا نظام لایا جانے اور ہر شہر کو سٹی سے سٹی deal کیا جانے۔ ہر جگہ پر پلان بنا کر گورنمنٹ سے پراجیکٹ بنا کر ہر شہر کی پرانی نالیاں بدلی جائیں۔ صاف پانی کا انتظام کیا جانے۔ اس کے علاوہ انڈیا میں بھی یہ problem ہے وہاں پر لوگوں کو سستی گولیاں دیتے ہیں کہ جہاں پر گندا پانی ہے وہاں پر گولی ڈالنے سے پانی صاف ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو اس بات سے ہو حیران کرنے کی ضرورت ہے کہ پانی کو ابال کر پیا جائے۔ یہاں پر صاف کر کے پیا جائے گولی ڈال کر پیا جائے سارے ملک میں تو سارا انتظام نہیں ہو سکتا۔ مگر اب بالکل صحیح بات نہیں ہے کہ کسی شہر کے بارے میں آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہم صاف پانی پی رہے ہیں وزیر صحت صاحب بیٹھے ہیں، وزیر ماحولیات بھی بیٹھے ہیں، اس بارے میں ان کو serious notice لے کر کوئی نہ کوئی پلان دینا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر، کامل علی آغا صاحب۔

سینئر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! بھوئی سی بات کرنا چاہوں گا، یہ جو پینے کے پانی کا مسئلہ ہے اس میں میں سمجھتا ہوں سب سے خوش آئند بات تو یہ ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے گزشتہ دنوں اس بات کا اعادہ کیا کہ اگلا سال جو ہے اس میں یہ target ہے کہ پورے پاکستان میں سو فیصد لوگوں کو صاف پانی مہیا کیا جائے گا۔ یہ بڑی خوش آئند بات ہے۔ یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی وزیر اعظم نے ایسے اہم مسئلے پر توجہ فرمائی جو کہ بنیادی مسئلہ ہے۔ اس پر انہوں نے ایک target دیا اور اس کو achieve کرنے کا تہیہ کیا، یہ خوش آئند بات ہے لیکن اس میں صوبائی حکومت نے بھی بڑی توجہ کا مظاہرہ کیا ہے۔ چند شہروں میں پانی کے پلانٹ لگانے کا اعلان کیا ہے۔ ابھی گزشتہ دنوں لاہور جیسے بڑے شہر میں ایک بہت بڑا حادثہ ہوا اور قصور پورہ میں چند اموات ہوئیں۔ اس کی وجہ دریافت کی گئی تو پتہ چلا کہ سیوریج کا پانی پینے والے پانی کے ساتھ mix ہو رہا تھا۔ یہ پرانی pipeline کی وجہ سے یہ حادثہ ہوا تو اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے وہاں پر سات کروڑ روپے کا بجٹ allocate کیا۔ ان پائپ لائن کو تبدیل کرنے کے لیے، میں صرف اس لیے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ساری چیزیں قبل از وقت حکومت کے تحت زیر غور رہنی چاہئیں تاکہ یہ بنیادی مسئلہ جو ہے، ابھی کراچی میں، آپ کے

شہر میں اتنا بڑا حادثہ ہوا، اس سے پہلے بھی ہوا، اس کے بعد پھر جون میں یہ حادثہ ہو چکا تھا۔ اس کے بعد یہ اعادہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لیے permanent پلاننگ چاہیے۔ پاکستان میں جہاں پر یہ سولت موجود ہے تو اس کی بھی پلاننگ کی ضرورت ہے تاکہ وہ ہاں پر مسند خدا خواستہ پرانے پائپ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے یہ دس سال بعد اگر پیدا ہونا ہے تو اس پر ابھی توجہ دینی چاہئے۔ ابھی ہم موٹر وے پر جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ایک مجموعہ سا پانی کا pond ہے جہاں بارش کی وجہ سے یا کسی وجہ سے پانی جمع ہو جاتا ہے تو قریب آبادی نظر نہیں آتی لوگ پتہ نہیں لگتی دور سے عورتیں سر پر گھڑے اٹھانے ہوئے اور برتن اٹھانے ہوئے آتے ہیں اور وہاں سے پینے کے لیے جوہڑ سے پانی لے کر جاتے ہیں۔ اس بنیادی مسئلے پر اس حد تک غور کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ایک بنیادی سولت ہے جو پاکستان کے ہر شہری کو میسر آنی چاہئے۔ آج کے اجلاس میں اپوزیشن حاضر نہیں ہے۔ یہ ایک بنیادی مسئلہ ہے اور مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ اپوزیشن اس پر بات کرنے کے لئے موجود نہیں ہے۔ اگر وہ یہاں موجود ہوتے تو لازمی طور پر ان کی بھی اس میں رائے شامل ہوتی اور پھر آپ کی طرف سے کوئی verdict آتا۔ تاہم میں اس وقت بھی محسوس کرتا ہوں کہ آپ کی موجودگی میں اس مسئلہ پر بحث ہو رہی ہے کیونکہ آپ کے شہر میں ایک اتنا بڑا حادثہ ہوا ہے اور وزیر موصوف بھی تشریف فرما ہیں۔ اس لئے ان کی winding up تقریر کے بعد آپ ضرور کوئی verdict دیں کیونکہ آپ کے سامنے parameters موجود ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے بھی اس بنیادی مسئلہ پر ایک target دیا ہوا ہے چنانچہ آپ کی طرف سے بھی ایک verdict آنا چاہئے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ ہم نے بھینس کے آگے مین بجا دی ہے اور اس بحث کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہوا ہے۔ آپ کی طرف سے وزیر صاحب کی رائے کے بعد ضرور کوئی ایسا verdict آنا چاہئے جس کی روشنی میں حکومت کے لئے ایک راہ عمل کا تعین ہو سکے۔

جناب والا جیسے بھنڈر صاحب نے فرمایا ہے کہ آخر میں ایک incentive motion

move ہو جانے اور پھر اسے ہاؤس سے approve کروایا جانے۔ بہت شکریہ۔

سینیٹر گلشن سعید، جناب والا اب آپ وزیر موصوف کو دعوت دیں تاکہ وہ اس پر

اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں اور پھر آپ اس پر اپنا verdict دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ تشریف رکھیں۔ پہلے سینیٹر صاحبہ کو بولنے دیں۔

سینیٹر رزینہ عالم، جناب والا! معزز سینیٹر صاحب نے جو motion پیش کی ہے، میں سمجھتی ہوں کہ یہ انتہائی اہم ہے۔ بہت سارے ایسے points ہیں جن کا انہوں نے احاطہ کر لیا ہے اور میں اب انہیں دہرانا نہیں چاہتی ہوں۔ جناب والا! میں صرف ایک بات کہنا چاہتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ صاف پانی کی دستیابی کے مسئلے سے خواتین براہ راست تعلق رکھتی ہیں کیونکہ دیہی علاقوں میں خواتین پانی لینے کے لئے دور دراز علاقوں میں جاتی ہیں اور وہاں سے پانی بھر کر اپنے گھروں کو لاتی ہیں۔ ہمارے ہاں خواتین کا literacy rate 30% ہے۔ یعنی 70% خواتین ان پڑھ ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں ان کی empowerment اور ان کے حقوق کی پہچان کیسے ہوگی جب وہ اپنا زیادہ وقت پانی بھر کر لانے میں صرف کر دیں گی۔ یہ motion انتہائی اہم ہے اور خواتین کی ترقی کے لحاظ سے بھی بہت اہم ہے۔

جناب والا! یہ بہت اہم بات ہے کہ ہمارے صدر محترم نے قوم سے وعدہ کیا ہے کہ انشاء اللہ 2007 تک پورے ملک میں ہر ایک شہری کو صاف پانی تک رسائی حاصل ہو جائے گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ as a nation بھی ہمیں ان کے اس وعدے میں شامل ہونا چاہیئے۔ جیسے ہم Parliamentarians ہیں، ہمیں چاہیئے کہ تعمیر پاکستان کے لئے جو funds دیئے جاتے ہیں، اس کا بیشتر حصہ اپنے اپنے حلقوں میں پانی کی فراہمی کے لئے خرچ کریں اور صدر صاحب کے وعدے کو پورا کرنے میں as a nation شریک ہوں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو میں سمجھتی ہوں کہ 2007 تک صاف پانی کی فراہمی کے حالات بہتر ہو جائیں گے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وزیر صاحب! آپ بول لیں۔

ممبر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال (وزیر مملکت برائے ماحولیات)، جناب چیئرمین! یہ بڑی خوش آمد بات ہے کہ آج اس ہاؤس میں پینے کے پانی کے بارے میں discussion ہو رہی ہے۔ حکومت اور ہم سب کے لئے یہ ایک بہت بڑا challenge ہے کہ اس کا کوئی سدباب کیا جائے۔

جناب والا! میں اس ہاؤس کو بتانا چاہوں گا کہ صدر صاحب اور وزیر اعظم صاحب دونوں اس problem سے بالکل باخبر ہیں اور انہیں علم ہے کہ اس problem کی انتہا کہاں تک پہنچ چکی ہے۔ اس وقت تک صدر صاحب اور وزیر اعظم کے ساتھ وزارت ماحولیات، وزارت صحت، Ministry of Science and Technology کی دو تین meetings ہو چکی ہیں۔ جیسے مہنڈر صاحب نے کہا ہے کہ باقاعدہ plan کر کے proper طور پر ایک project بن گیا ہے جس پر اس وقت کام شروع ہے۔

جناب والا! اگر میں Mineral Development Board کا ذکر کروں تو میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ ہم نے Mineral Development Board کے تحت بھی 2010 تک 50% population کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنا ہے۔ پاکستان میں آج اگر دیکھا جائے تو ۸۴ ملین لوگ ایسے ہیں جن کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنا ہے اور اگر ہم اس کا کوئی سدباب نہیں کریں گے تو 2010 تک یہ تعداد 108 ملین تک پہنچ جائے گی۔ اس وقت جو حالات ہیں جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ ہسپتالوں میں 50% بستروں پر ایسے مریض ہیں جن کو گندا پانی پینے کی وجہ سے بیماریاں لاحق ہوئی ہیں۔ آپ نے پچھلے دنوں دیکھا کہ بہت ساری جگہوں پر حیدر آباد، کراچی، لاہور اور ملتان میں گندا پانی پینے کی وجہ سے بہت ساری اموات بھی ہوئیں اور اس کے لئے حکومت نے emergency relief دینے کی کوشش کی، وہ میں آپ کو بتانا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! دو چیزیں جو اس وقت government نے plan کی ہیں، جن کے بارے میں صدر صاحب اور Prime Minister کے orders ہیں کہ 2007 تک ہم نے جو plan کیا تھا کہ تقریباً 6500 filtration plants لگائے جائیں گے، ان کو ہم نے 2007 تک مکمل کرنا ہے۔ تقریباً ۳۸ ہزار ایسے گاؤں اور قصبے ہیں جہاں پر یہ پلانٹس لگیں گے۔ اس کے لئے حکومت نے ۱۰ ارب روپے مختص کئے ہیں۔ یہ initiatives لینے کے بعد اب یہاں تک بات ہو رہی ہے کہ صوبے بھی اپنے طور پر اور UNDP, UNICEF and World Bank یہ سارے ادارے بھی ہمارے ساتھ مل کر اس plan کو مکمل کرنے کے لئے مدد دینے کو تیار ہیں۔ انشاء اللہ اس وقت اس پراجیکٹ پر کام شروع ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ سارے پلانٹس فیڈرل گورنمنٹ گاؤں level پر لگا کر دے گی۔ اس

وقت ہم کوشش کر رہے ہیں اور ہر ضلع ہمارے ساتھ ایک MOU دستخط کرنا چاہتا ہے کیونکہ پلانٹ لگنے کے بعد ان کی بھی responsibility رہے گی۔ پلانٹ کی maintenance اور running local level پر ہوگی۔ جو یونین کونسل، تحصیل یا ضلع کی حکومتیں ہوں گی ان کی ذمہ داری ہوگی کہ ان پلانٹس کو وہ آگے چلائیں گے۔ جناب چیئرمین! ہم نے پانی کو صاف کرنے کے لئے 5 modules تیار کئے ہیں۔ ان میں سے ایک basic module ہے جہاں زیادہ contamination نہیں ہوگی۔ اسی طرح ایک module تیار کیا ہے جہاں انہوں نے کہا کہ پانی available نہیں ہے، وہاں پر فیوب ویل لگانا پڑے گا تو فیوب ویل لگا کر دیں گے۔ ایک module ایسا ہے کہ جہاں آپ کے overhead tank کی ضرورت ہے وہاں پر overhead tanks لگانے جائیں گے۔ پھر دو modules ایسے ہیں کہ جس میں اگر آپ کے پاس contamination arsenic ہے تو اس پلانٹ میں arsenic system add کیا جائے گا۔ اگر fluoride کا problem ہے تو fluoride کا جو system ہے contamination دور کرنے کے لئے تو وہ لگائیں گے۔ تو اس طرح کے 5 modules تیار کئے گئے ہیں۔ آج خبر اس وقت یہ ہے کہ پلانٹس پر کام شروع ہو گیا ہے۔ اس وقت 108 ضلعوں نے ہمارے ساتھ MOUs sign کر لئے ہیں۔ اب ان districts میں پانی کی testing ہوگی اور اس کے بعد اس پر کام شروع ہوگا۔ جس طرح بھنڈر صاحب نے کہا کہ پانی کی testing اس سارے مرحلے کا ایک بہت اہم جز ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی منسٹری اس وقت تقریباً 26 labs develop کرے گی تاکہ پانی test ہو سکے۔ Ministry of Environment کے پاس بھی JICA کا ایک پراجیکٹ ہے جس میں 7 static labs ہوں گی اور 6 mobile labs ہوں گی۔ ہمارے پاس ہر وقت mobile labs بھی ہوں گی اور mobile plants بھی ہوں گے کہ جہاں پر خدا نخواستہ کوئی emergency ہو گی تو وہاں پر پانی کی testing بھی ہوگی۔ Immediately ہم سوچ رہے ہیں کہ container system plant لگا ہوا ہو تاکہ اسے site پر پہنچا کر استعمال کر سکیں اور لوگوں کو صاف پانی پہنچایا جاسکے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر جو بات ہوئی کہ سیوریج کا پانی صاف پانی میں چلا جاتا ہے۔ واقعی ہمارے پاس جو اب تک رپورٹس آئی ہیں 376 میں سے 284 contaminated ہیں۔

Mainly اس میں سیوریج کا پانی mix ہو رہا ہے۔ جناب! اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو ہمارا پانی کا سسٹم بہت پرانا ہے اور اس میں leakage ہے۔ دوسرا ہمارے لوگوں نے کیا کیا ہے کہ جو پانی کے pipes میں ان کے ساتھ موثریں لگائی ہوئی ہیں۔ جب پانی چل رہا ہوتا ہے تو یہ موثریں پانی کو suck کرتی ہیں جس سے pipes کے اندر vacuum create ہوتا ہے۔ چونکہ وہ pipes پہلے سے leak کر رہے ہوتے ہیں تو پھوٹے پھوٹے گڑھے بن جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے ملک میں وہاں پر سیوریج کی لائنیں بھی گزر رہی ہوتی ہیں۔ پھر جو موثریں pipes میں vacuum create کرتی ہیں تو پانی وہاں پر گڑھوں میں جمع ہو جاتا ہے یا اگر ساتھ کوئی ٹوٹی ہوئی ٹالی ہے تو اس میں وہ گندا پانی mix ہو جاتا ہے۔ آپ نے لاہور میں دیکھا ہوگا کہ وہاں پر جو موثریں لگائی گئی تھیں اس کی وجہ سے سیوریج کا زیادہ پانی suck ہوا ہے۔ وہ پانی جب لوگوں نے پیا تو اس سے بیمار ہوئے۔ حکومت کو اس وقت sir, immediately changing the pipes کے لئے billions of dollars چاہئیں اسی لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت ہم فنڈریشن پلانٹس لگائیں تاکہ لوگوں کو immediately relief ملے اور لوگ خود جا کر اپنا پانی لے کر آئیں اور صاف پینے کا پانی استعمال کریں تاوقتہ ساری pipe lines جن کا ہم ذکر کر رہے ہیں یہ change کی جائیں اور اس سے انشاء اللہ امید ہے کہ پھر یہی فنڈریشن پلانٹ جو tunnels بنیں گے یا جو pipes لگیں گے ان کے ساتھ connect ہو جائیں گے تو لوگوں کو پینے کا صاف پانی پہنچے گا۔

جناب والا! دوسری بات سیوریج سسٹم کی problems جو آ رہی ہیں جیسے انہوں نے کہا کہ contaminated underground water بھی ہو رہا ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں ایک تو جو pesticides اور یوریا وغیرہ اپنی فصلوں میں استعمال کر رہے ہیں، چونکہ ہمارا عام زمیندار fully educated نہیں ہے، وہ excess میں استعمال کر رہا ہے اور اس کے effects آ رہے ہیں کہ pesticides اور یوریا وغیرہ کا اثر زمین میں جا رہا ہے اور eventually یہ problem ہمارے لئے create ہو رہا ہے کہ ہمارا پانی contaminate ہو رہا ہے۔ اسی طرح سیوریج کا جو مسئلہ ہے خاص طور پر جو پھوٹے قصبے ہیں وہاں پر چونکہ بنیادی سیوریج کی pipelines نہیں ہیں اور لوگوں نے گھروں میں septic tank بنا لئے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ گھروں میں جو

septic tank ہیں ان کا proper treatment نہیں ہوا۔ اس میں سے پانی رستا ہے گھر کے ایک کونے میں septic tank ہے تو دوسرے کونے میں لوگوں نے ننگے لگائے ہوئے ہیں، وہ پانی رس کر septic tank کا زمین میں جا رہا ہے، وہ پانی دوسری طرف ننگے میں جا رہا ہے یہ بھی ایک وجہ ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو پینے کا صاف مہیا نہیں ہو رہا۔

جناب والا! اس سلسلے میں حکومت کو شش کر رہی ہے اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ لاہور، پٹنہ، حیدر آباد، کراچی میں اربوں روپے وفاقی حکومت نے دیئے ہیں تاکہ pipes replace ہوں اور سیوریج اور پینے کے پانی کے system کو ٹھیک کیا جائے۔ اس وقت حکومت کی یہ top priority ہے as for provision of clean water اور بڑی سخت ہدایت ہیں جناب صدر اور وزیر اعظم کی طرف سے کہ ہم نے ہر حال میں کم از کم یہ جو 84 million لوگ ہیں ان کو ہم نے 2007 تک پینے کا صاف پانی مہیا کرنا ہے۔ حکومت اس problem سے بالکل واقف ہے اور جناب! آپ نے دیکھا ہوگا کہ پانی کی وجہ سے A&E Hepatitis پھیلتا ہے، اس میں بھی وزارت صحت hepatitis کا پروگرام چلا رہی ہے اور اس میں بھی awareness کا پہلو رکھا گیا ہے۔ وزارت ماحولیات نے بھی awareness کا پروگرام چلایا جیسے کسی نے کہا کہ لوگوں کو aware کرنا ہے کہ پانی تھوڑا سا خرچ کر کے اہل لیں تو وہ پانی بھی پینے کے لئے بالکل fit ہوگا۔ اسی طرح اگر پلاسٹک کی بوتل میں پانی ڈال کر اس کو چار گھنٹے کے لئے زمین پر لٹا کر دھوپ میں رکھ دیں تو وہ بھی ایک طریقہ ہے جس سے سارا بیکٹیریا مر جاتا ہے اور پانی پینے کے لئے صاف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح Ministry of Science and Technology بھی litmus paper, tablets وغیرہ اس طرح کی چیزیں introduce کر رہی ہے۔ اسی طرح گاؤں میں عام طور پر آپ نے پرانے زمانے میں دیکھا ہوگا کہ گھڑے کے اوپر لوگ جالی لگا لیتے تھے یا مٹل کا کپڑا وغیرہ لگا کر پانی پھان لیتے تھے، اس سے بھی بہت ساری مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ یہ چیزیں وزارت سائنس awareness کے ذریعے لوگوں تک پہنچا رہی ہے۔

جناب والا! اب جو اس میں testing کا problem ہے اس میں کوئی شک کی بات نہیں کہ یہ عام آدمی کے بس کی بات نہیں لیکن جناب! ہر گاؤں میں ہم نے جو mobile labs لگائی ہیں وہ پہنچیں گی لیکن لوگوں کا بھی یہ حق بنتا ہے کہ اگر ان کے گاؤں میں اس قسم کی

زیادہ problems ہیں تو برائے مہربانی District میں Tehsil میں ایسی labs ہیں جہاں پانی test ہو سکتا ہے اور وہ پانی کو وہاں پر پہنچا دیں تو test ہونے کے بعد immediately action لیا جائے گا۔ اس وقت plan ہے کہ ہم نے 2007 تک 84 million لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنا ہے اور حکومت کا یہ target ہے اور انشا اللہ تینوں وزارتیں مل کر جو کام ہمارے ذمہ لگائے گئے ہیں ہم انشا اللہ پورا کریں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ لوگوں تک صاف پینے کا پانی پہنچ سکے اور یہ جو بیماریاں پھیلی ہیں ان کا سدباب ہو سکے۔ شکریہ جناب چیئر مین۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Anisa Zaib

Tahirkheli I think you want to say something in the issue.

REPLY OF THE INFORMATION MINISTER.

RE: ABSENCE OF TV TEAM FROM THE HOUSE.

Senator Anisa Zaib Tahirkheli (Minister of State for Information) Thank you sir, I like to clarify as ordered by your predecessor on 16th September about Pakistan Television regarding the absence of TV team in the House. I have received the explanation if you allow me I can read it out.

Mr. Presiding Officer: Please.

Senator Anisa Zaib Tahirkheli: It has come from Deputy Controller Reporting with the approval of the Director News. Coverage of the Senate. The complaint that the News Camera was not present on the floor of the Senate on September, 16 2005 is correct. Cameraman deputed for the coverage could not reach the Parliament House well in time to cover the Senate Proceedings. Necessary action has been taken and an inquiry is being conducted to investigate into the reason of the mishap.

Respectfully, it is stated that three cameras OB cover the proceedings of the Senate regularly. On September 16, 2005 as well OB coverage arrangements were fully operational. In addition, a cameraman from the floor of the National Assembly was rushed to the Senate to comply with the order of the Chairman. The fact, needs not over emphasise that Pakistan Television accords highest priority to the coverage of Paliamentary proceedings and stories relating to the proceedings are highlighted in the bulletin, as they reflect the aspirations of the people. It is submitted that the impression gathered by one of the honourable Senators about the use of file shots of the Senate coverage by PTV on September 13, 2005 is not correct. The bulletin of September 3, 2005 has been checked and it has been ascertained that actuality coverage of the Senate was used and there are no file shots. There is a chart showing the duration of the coverage given to the Senate in the Khabamama during the current Session as well as the previous one and I can give you figures if you....

Mr. Presiding Officer: What is up shot of the report?

Senator Anisa Zaib Tahirkheli: The investigation has been initiated, inquiry against the cameraman, missing of the cameraman that day and due coverage is being given.

Mr. Presiding Officer: And that this lapse will not reoccur again.

Senator Anisa Zaib Tahirkheli: That I will make sure that...

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Now, coming back to the discussion in the motion. Please, Minister Health.

Mr. Muhammad Naseer Khan: Thank you Mr. Chairman. This is regarding honourable Senator Memon's Resolution on water and is also on the water borne diseases. I just want to say that every human being, every child, every woman that died, is a sad reflection of humanity. I totally agree with the honourable Senator that every life is precious irrespective of colour, creed or religion. This is exactly primarily what happened about six Cabinet meetings ago when we had gastro-enteritis effects in Sindh. As I said this was not even in the agenda of the Cabinet when I told the Prime Minister that Mr. Prime Minister, it is extremely important, we would like to discuss it and I told the Cabinet even if I build 1000 hospitals, Health Ministry builds hospitals, we cannot treat the people unless, we know why it is happening, that is the critical question. When we debated it for two and half hour in the Cabinet, this is exactly why the resolution which is so important, have been brought by the honourable Senator but for two and a half hour we have debated on it and I said sir two reasons --- water and blood. Primarily here water was having the hepatitis A and E, the cases were coming in from Sindh because the water was contaminated. Where as the honourable Senator Memon said other diseases also are taken by water like diarrhea and so many others. So, we also had the report by the Environment Minister, who brought report of the distilled water or

bottled water and that also was not very satisfactory.

At a particular moment the Prime Minister committed it to a Committee of three Ministers, the Ministry of Health, the Ministry of Environment and Science and Technology to start this ambitious programme. The Government was totally involved and we made a decision that we will have a very very strong programme in safe water drinking and also to control blood. We came up with these two programmes, primarily from the health sector, Prime Minister's Hepatitis Control Programme and Safe Water Drinking Programme. This was given to the President, the President took it important and became extremely involved. I believe water is going to be the scarce commodity not just in Pakistan but throughout the world. In fact may be the next war will be on water so water usage in efficient use and getting clean water is going to be big task not just for Pakistan but throughout the countries, throughout globe whether it is in Africa, Europe, Latin America. And as Memon has pointed out this is a huge problem with all third world countries, the use of water, the disposal of water whether it is industrial, whether it is in the agriculture land with massive doses of pesticides and other things that are going and also the industrialization for example if you talk of Lahore Kasur, Lahore to Gujranwala, Lahore to Faisalabad, all the industries on these sites are a massive hazard to the health.

So, we are looking at these programmes and from the Ministry of Health, we are coordinating with the Science and Technology. I think a lot of things have been said by the honourable Minister of State of

Science and Technology and also environment that there are lot of things that are being carried, there is a topographic survey going on throughout the nation because each water has the table which is different. For example in some areas like the honourable Senator said, they talked about the deformed limbs that is primarily because of excessive fluoride in the water, so they are having severe effect on the bones of human beings there, some are basically sodium, the others are arsenic. So, the Ministry of Environment is looking at purification filtration plant that deals exactly with these elements that are in the water, so each area is going to be different. We also talked about the animal waste, human waste, chemical and industrial waste also, all this things have to be taken into account.

Mr. Chairman, on the health side we are talking about diarrhea, malaria, cholera, hepatitis A & B which is water borne while B & C & D is blood borne. So, it is critical that we get safe water. Now, we are going to be on Chairman Mao and I told the President, the Prime Minister that political leadership has to start from the top. If you understand there was similar problem in the 40's 50's and the 60's in China. Chairman Mao said that from tomorrow onward every person that drinks water will be drinking boiled water and hence the tendency exists in the Chinese restaurants that even today they drink warm water, you know hot tea or whatever, that is the system. So, till we put this system in and realizing that whatever is said here, we don't live in Utopian world, we will love to have a Genie that puts all the new pipes of water supply and all the sewerage pipes, that this is going to take massive, massive investment

and a lot of period of time. So, before that thing happens from the health side, the President has been on television saying before we drink the water let's please boil the water, that's number one priority. Number two the Government is investing in our infrastructure, that needs a lot of planning. Thirdly, also the population explosion was talked about. Fourthly, this is the first Government which has made this policy a formal policy a coordinated policy and for the first time the Government has a safe drinking water, safe sewerage plan on health side, to look after the people and their health.

So, Mr. Chairman, I am very grateful for all the comments. The Government had debated this six months ago and Mr. Memon also pointed out that as you have said as they said, that the Government will invest 3 billion rupees, that is the programme coming out for safe water supply but this will go to 30 billion because massive investment is required. The honourable Senator has also said that this is exactly the first phase that has come in and the Government has invested 3 billion in safe water drinking, we come out with 2.59 billion programme for hepatitis control. So, the Government is alive and *Inshallah* we will do our best to pursue the huge steps. I think the honourable Senator Razina Alam said the wonderful thing, whatever funds the Senators and the MNA's have will be put in a sensible exact project and they invest some of those funds in safe drinking water in future. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much, Mr. Memon you

have talked enough about this issue now.

Senator Nisar A. Memon: No, I was just responding the Minister's statement that if that plan exists, I think they should be placed before the House and they should be made public, all the details from the Government so that we can appreciate this and people of Pakistan should appreciate, what the plans are and then we can see the monitoring.

Mr. Presiding Officer: I think that's enough. Mr. Bhinder.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: We want that substantive motion should be there on behalf of the Senate of Pakistan and I hereby move that under Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate a substantive motion that Federal and Provincial Governments should prepare a comprehensive plan for all areas to provide clean drinking water to the people of Pakistan and should implement it as early as possible.

Senator Wasim Sajjad: I think we have a very useful discussion on two very important subjects. One was the Health area on which the honourable Senators expressed their concern and the other was the question of providing safe drinking water.

The honourable Senators have given very valuable suggestions and I think its a very good move by the honourable Mr. Anwar Bhinder to move a substantive motion to which I do not object on behalf of the treasury benches. It should be passed because then it will go to the government and I hope that it will be a responsibility on the government.

Mr. Presiding Officer: So, in that case, I put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: I think on this we come to the end of today's session and we adjourn the House till 21st September to meet again at 6 p.m. Thank you very much.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday 21st September,

2005 at 6.00 p.m.]
